REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وّ انتم اذلّۃ

شمارہ ۸، ۹

جلد ۴۴

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:-
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

ایڈیٹر:-
منیر احمد خادم
نائبین:-
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۲/۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ — ۲۳ تبلیغ / ۲ امان ۱۳۷۴ ہش — ۲۳ فروری و ۲ مارچ ۱۹۹۵ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۲۱ فروری (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور روزانہ ۵ بجے درس القرآن ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس وقت سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی تفسیر جاری ہے۔

احباب جماعت اپنے [illegible] دل سے پیارے آقا کی صحت و [illegible]، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں [illegible] المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بُلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سُوراخ میں سانپ ہے وہ اس سُوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۶-۶۸)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷ فروری ۱۹۹۵ء بمقام مسجد فضل لندن

میرے ذہن میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے تعلّق سے عالمی اوپن یونیورسٹی کا نقشہ ہے

وہ تمام علوم جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے انہیں پوری دنیا میں پہنچایا جائے

از سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ﴿۴۶﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۷﴾ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَضۡلًا کَبِیۡرًا ﴿۴۸﴾

(الاحزاب: ۴۶ تا ۴۸)

حضور نے فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی! ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور تُو اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بُلانے والا ہے اور روشن سُورج ہے (سُورج میں یہ پیشگوئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض سُورج کی طرح چمکے گا) اور مومنوں کو بشارت دے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل مقدّر ہے۔

پھر فرمایا اس خطبہ جمعہ میں ایم۔ٹی۔اے کے پروگراموں سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے بخاری کتاب العلم باب فضلِ مَن عَلِمَ وَعَلَّمَ سے ایک حدیث پیش کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے مبعوث فرمایا ہے ہدایت میں سے اور علم میں سے کچھ عطا فرما کر اس کی مثال اُس بارش کی سی ہے جو بہت برسے لیکن اُن میں سے ایک زمین ایسی ہے جو پانی کو جذب کرتی ہے اور پھر گھاس اور پودے اُگاتی ہے۔ اور کچھ زمین ایسی جو نشیبی ہوتی ہے جس کی طرف پانی بہتا ہے اور وہ اُسے سنبھال لیتی ہے۔ اگرچہ وہ پانی کا فیض خود حاصل کر کے دُوسروں کو تو نہیں پہنچاتی لیکن پانی کے فیض کو محفوظ کر لیتی ہے اور امانت دار زمین ہے جو خود تو پانی کے فیض سے محروم ہو کر دوسروں تک پانی کا فیض پہنچاتی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ وہ قسم کے لوگ ہیں جو منکسر المزاج اور امانت دار ہوتے ہیں۔ جو اگرچہ خود تو فیض حاصل نہیں کر سکتے لیکن دُوسروں کو فیض پہنچانے کے قابل ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا بعض اونچی اور پتھریلی زمینیں ایسی ہوتی ہیں جو نہ تو بارش کے نتیجہ میں کچھ اُگاتی ہیں اور نہ پانی کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ بلکہ جو پانی ان پر برستا ہے وہ بہہ کر ضائع ہو جاتا ہے۔

حضور نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے ذہن میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے تعلق سے عالمی اوپن یونیورسٹی کا نقشہ ہے۔ اس کے لئے یہاں بہت محنت سے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ تبلیغ و ۲ امان ۱۳۷۴ ہش

"سپاہِ صحابہ" اور "سپاہِ محمد"

پاکستان میں ان دنوں عجیب قسم کا اسلام جاری و ساری ہے کہ صحابہ کی فوج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج سے برسرِ پیکار ہے۔ جی ہاں! "سپاہِ صحابہ" "سپاہِ محمد" کے خلاف میدانِ جہاد میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ شیعہ اگرچہ کئی صدیوں سے موجود ہیں۔ اور تقریباً اتنے ہی عرصہ سے وہ خلفائے ثلاثہ اور صحابہ کرام کو برے ناموں سے یاد بھی کر رہے ہیں۔ لیکن سُنّی بزرگوں نے آج تک "سپاہِ صحابہ" نام کی کوئی فوج نہیں بنائی تھی۔ ادھر شیعوں نے سُنّیوں سے بچاؤ کیلئے اپنے جن نوجوانوں کو تیار کیا ہے۔ اُن کا نام "سپاہِ محمد" رکھا ہے۔ اور ان "سپاہیانِ محمد" کے کام یہ ہیں کہ وہ دن دھاڑے سپاہِ صحابہ کے کمانڈروں یعنی سُنّی علماء کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں۔ اگر یہ دونوں تنظیمیں اپنے اپنے نام نہاد کمانڈروں تک ہی "جامِ شہادت" کو محدود رکھتیں تو اچھا تھا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ "بہادر کمانڈر" تو شہادت سے بچتے جا رہے ہیں کیونکہ شاید انہیں "شہادت" کی اتنی زیادہ ضرورت بھی نہیں) اور اگر شہادتوں کی بارش برس رہی ہے تو غریب سُنّی اور شیعہ مسلمانوں پر جن کے لئے گھروں سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا ہے۔ روزنامہ جنگ۔ لاہور کے نامہ نگار رئیس کمال کے مطابق سورج غروب ہوتے ہی سڑکیں ویران ہو جاتی ہیں۔ راستوں میں لوٹ مار اور زرِ فدیہ کے لئے اغواء کی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں جو لاکھوں روپیہ وصول کرکے بھی محصورین کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس ماہ میں اب تک ایک ہزار سے زائد افراد مارے گئے، کئی ہزار زخمی ہوئے۔ پانچصد سے زائد لاشیں بری حالت میں ملیں۔ حالت یہ ہے کہ شیعہ سُنّی ٹکراؤ جیلوں میں ٹھونسے جانے کے بعد بھی تھمتا نہیں ہے۔ کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سُنّی سپاہِ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے قیدیوں میں لڑائی ہو گئی۔ کئی گھنٹے تک پتھراؤ ہوتا رہا۔ جیل کے حکام نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ پولیس نے دو گھنٹے تک لاٹھی چارج کرکے حالات پر قابو پایا۔ بعد میں سُنّی اور شیعہ قیدیوں کو الگ الگ جیلوں میں بند کیا گیا۔ (رپورٹ ماخوذ از انتر مطبوعہ ہند سماچار جالندھر ۱۸ جنوری ۱۹۹۵ء) اب حال ہی میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق "سپاہِ صحابہ" اور "سپاہِ محمد" کے جہاد کے نتیجہ میں مساجد میں اس قدر لوگ "جامِ شہادت" نوش کر رہے ہیں کہ حکومت کو ان "شہادتوں" پر اب روک لگانی پڑی ہے۔ اور ایک فیصلہ کے ذریعہ بالخصوص جمعہ کی نماز میں ہر دو فرقہ کی مساجد میں پولیس کو تعینات کیا جائے گا۔ اسی طرح یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمعہ کے اوقات میں دن کے بارہ بجے سے تین بجے تک موٹر بائیک پر ڈبل سواری کی پابندی لگائی جائے تا ایسا نہ ہو کہ "مجاہدین" جمعہ کے روز مساجد میں موجود لاوارث بھیڑ پر دستی بم کے گولے پھینک دیں یا فائرنگ کر دیں۔

اگر اس تمام ٹریجڈی کا تاریخی پس منظر کے طور پر جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ قیامِ پاکستان کے وقت سے ہی سیاسی مذہبی تنظیمیں پاکستان سے انتقام لے رہی ہیں۔ بات یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی اور جمعیۃ العلمائے اسلام جیسی نیم مذہبی و سیاسی تنظیمیں قیامِ پاکستان کی مخالف تھیں۔ اور باوجود اس کے پاکستان وجود میں آ گیا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح اور اُن کے بعض مخلص ساتھیوں نے اپنے ہوتے پاکستان میں پہنچنے والی ان تنظیموں کے سربراہوں کو گھاس نہیں ڈالی۔ تب سے ہی یہ کسی ایسے شگوفے کی تلاش میں رہیں جس کے نتیجہ میں یہ معصوم اور بالخصوص ستر فیصد ان پڑھ پاکستانی عوام کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اپنے ووٹ اُن سے حاصل کر سکیں۔ اور یہ راہ انہوں نے ہموار کی ۱۹۵۳ء کے اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کے ذریعہ۔ لیکن اس وقت کی دوربین اور سمجھدار حکومت بالخصوص منیر انکوائری کمیشن جس کے سامنے تمام فرقوں کے علماء "مسلمان" کی صحیح تعریف بھی نہیں کر سکے تھے نے چن چن کر انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔ باوجود اس کے اپنی زہریلی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ اینٹی احمدیت جیسے حساس ایشو سے انہوں نے اپنے وجود کو کسی قدر منوا ضرور لیا۔ اور اس بات کو بعض خود غرض سیاستدانوں نے بھی محسوس کیا کہ تخریب کار ملاں اُن کے لئے ضرور مفید ہو سکتے ہیں۔ پھر اس کا اصل فائدہ اٹھایا ذوالفقار علی بھٹو نے۔ جس نے ایک طرف تو اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگایا۔ اور دوسری طرف اس نے متعصب مسلمانوں کو ان سیاسی ملاؤں کے ذریعہ کنٹرول کیا۔ اور پھر ملائیت کے سہارے وہ ہم دنیا میں بھی ایک روحانی مقام حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ضیاء الحق نے اس کے بنے بنائے پلان پر اس کی حکومت کا تختہ الٹ کر پانی پھیر دیا۔ اور پھر گیارہ سال تک عیار و مکار ضیاء الحق نے بھی اپنی ڈکٹیٹرانہ حکومت کو پائے ثبات و دوام بخشنے کے لئے اور اپنے ظلموں پر پردے ڈالنے کے لئے اسی فائدہ بخش ملائیت کا سہارا لیا۔ اس دور میں جہاں احمدیوں پر مظالم کی انتہا ہو گئی وہیں اُس نے اپنے دیگر تمام حریفوں کے لئے بھی ملائیت کے نسخہ کو وسیع طور پر آزمایا۔ اور پھر ضیاء الحق کی اس ذہنیت سے فائدہ اٹھایا امریکہ نے جس نے سوویت یونین کے مقابلہ میں اس علاقہ میں اپنی ساکھ مضبوط کرنے کے لئے پاکستان کو استعمال کیا۔ بس وہ دن اور آج کا دن افغانستان کی اس خانہ جنگی میں پاکستان تشدد اور منشیات کے سیلاب میں ڈوب گیا۔ سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد بیشک روسی فوجیں واپس چلی گئیں اور دوسری طرف شاید ضیاء الحق کو مستقبل کے لئے مفید نہ پا کر راستہ سے ہٹا دیا گیا۔ اور پاکستان میں جمہوریت کا ڈھونگ رچایا گیا۔ لیکن تشدد۔ اسلحہ اور منشیات کا جو سیلاب امریکی سیاست کے نتیجہ میں افغانستان کے رستے پاکستان آیا تھا اس نے جہاں ایک طرف بعض پاکستانی سیاستدانوں اور فوجی حکمرانوں کو حرام کی دولت کے ڈھیر کے نیچے دبا دیا وہیں دوسری طرف پاکستانی قوم بالخصوص نوجوان اسلحے۔ تشدد اور منشیات کے خوفناک اور تیز سیلاب میں بہہ گئے۔

جس وقت پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کی شروعات ہوئی اُس وقت یہی سمجھا گیا کہ یہ مسئلہ صرف احمدیوں تک محدود رہے گا۔ ایک کمزور اقلیت پر بے شک ظلم ڈھایا جائے اس کا اثر باقی قوم پر کیا پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء کے احمدیہ مخالف آئین اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کے موقعہ پر احمدیوں کے علاوہ باقی سب مسلمان یہاں تک کہ شرفاء بھی خاموش تماشائی بنے رہے۔ مسلمان تو مسلمان پاکستان کے عیسائیوں تک نے بھٹو اور ضیاء الحق کو مبارکبادیں دیں۔ لیکن آج وہ دن بھی آن پہنچا ہے کہ خاموش رہنے والوں کے گھروں کو بھی آگ کے شعلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ توہینِ رسالت بل بنا تو احمدیوں کے لئے تھا، مذہبی انتہا پسندی کی شروعات ہوئی تو احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے تھی۔ لیکن اس سے بعد میں فیضیاب دیگر فرقے بھی ہو رہے ہیں۔ اُن دنوں خوش ہونے والے عیسائی بھی اب اس کی لپیٹ میں ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں دو عیسائیوں کو جن میں ایک نوعمر نوجوان بھی ہے اور جو اپنے آپ کو ان پڑھ ظاہر کرتا ہے اس جرم میں سزائے موت سنائی گئی ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اور اب حکومت چاہتی ہے کہ بیرونِ دنیا میں اپنی ساکھ بحال کرنے کے لئے اس بل کو ختم کرے لیکن دوسرے ہی لمحے ملاں کسی خوفناک بھوت کی طرح سامنے کھڑا دکھائی پڑتا ہے۔

اب حال یہ ہے کہ پاکستان کے دو بڑے مذہبی فرقے سُنّی اور شیعہ جو اُن دنوں اپنے آپ کو اس آگ سے ہر طرح محفوظ سمجھتے تھے آج اس آگ نے سب سے زیادہ ان کے گھروں کی طرف ہی رُخ کر لیا ہے۔ آج "سپاہِ صحابہ" اور "سپاہِ محمد" ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں۔ گلیاں، بازار، تعلیمی ادارے حتیٰ کہ مساجد بھی خون سے رنگین ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ "سپاہِ محمد" کو ایران کی مدد حاصل ہے۔ کچھ بھی ہو آج یہ دونوں اپنے لئے اور اپنے خالق سیاستدانوں کے لئے گلے کی ہڈی بن گئے ہیں۔ گزشتہ ماہ جب سپاہِ صحابہ کے چیف اعظم طارق کو وزیرِ اعظم پاکستان نے ہتھیار واپس کرنے کا حکم دیا تو اس تنظیم نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ کسی بھی صورت میں اس "جہاد" سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔

خدا جانے اسلحہ، تشدد اور منشیات کا یہ دور کب تک چلے گا۔ اور کتنے بھولے بھالے مسلمان "جہاد"، "جنت" اور "شہادت" جیسے بہلاووں میں آ کر —

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

ارشادِ نبوی
صُوموا تصحّوا
(روزے رکھا کرو تاکہ صحت حاصل ہو)
منجانب:-
بچے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۹ مینگو لین، کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

بانی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

خطبہ جمعہ

جس علم میں بھی کوئی خاص بات دیکھیں جس میں دوسروں کو فائدہ ہو سکتا ہو اس کو عام کریں۔ اپنے تک نہ رکھیں۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کیلئے دلچسپ، معلوماتی، مفید، متنوع پروگرام تیار کرنے سے متعلق دنیا بھر کی جماعتوں کیلئے تفصیلی ہدایات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۱۳۷۳ ہش بمقام مسجد فضل لندن

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمدًا عبده ورسوله، أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم۔ الحمد لله رب العٰلمين۔ الرحمن الرحيم۔ ملك يوم الدين إياك نعبد وإياك نستعين۔ اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔ (بعد تلاوت حضور نے فرمایا)

آج کے خطبے میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے متعلق چند امور جماعت کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئے سال سے کچھ پروگرام میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور کچھ نئے پروگرام داخل کئے جا رہے ہیں ان کے متعلق جماعت کو اطلاع دینا بھی ضروری ہے اور جماعت پر جو تعاون لازم آتا ہے اس کی طرف بھی توجہ دلانی مقصود ہے۔ پہلے پاکستان میں بارہ گھنٹے کا روزانہ کا ٹیلی ویژن کا پروگرام چلتا تھا اور بہت سے لوگوں کا خیال تھا اور درست تھا کہ پاکستان کے حالات میں بارہ گھنٹے کی ضرورت نہیں ہے اور بہت سا وقت ہمیں مجبوراً بھرنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت دیکھنے والے بہت کم ہوتے ہوں گے۔ دوسری طرف یہ تکلیف کا احساس تھا کہ چونکہ دل چاہتا تھا کہ یہ پروگرام ضرور دیکھیں اس لئے ہر وقت اچوی لگی رہتی تھی کہ پیچھے پتہ نہیں کیا پروگرام ہوں گے۔ ہم دفتروں میں یا سکولوں یا کالجوں میں بیٹھے رہے اور ٹیلی ویژن اس دوران جاری رہا۔ تو ان کی وضاحت کے لئے میں ایک دفعہ وہاں لکھ بھی چکا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ بارہ گھنٹے ہمارے لئے ضروری تھے اگر ہم بارہ گھنٹے اس وقت نہ لیتے تو وہ سیارہ جس پر جماعت احمدیہ کی پاکستان، ہندوستان وغیرہ کی ضرورت پوری ہو سکتی تھی اور بااحسن پوری ہو سکتی تھی اس کے اور بہت سے گاہک موجود تھے اور بعض ہندوستانی کمپنیاں تو بہت بڑی بڑی قیمتیں دے کر اس سیارے پہ آنا چاہتی تھیں کیونکہ ان کے علم کے مطابق بھی یہی اس علاقے کے لئے بہترین تھا۔ اگر ہم چوبیس گھنٹے کا لیتے تو فی گھنٹہ کے حساب سے کچھ کم ملتا لیکن بہت بڑا وقت ہمارے ہاتھ سے ضائع ہو جاتا اور ہمارے کام نہ آتا۔ تو بہت گفت و شنید کے بعد بارہ گھنٹے والا وقت ہمیں میسر آیا اس سے کم ممکن نہیں تھا کیونکہ اگر کم کرتے بھی تو فی گھنٹہ قیمت بڑھ جاتی اور پھر دوسری کمپنیاں بیچ میں داخل ہو جاتیں اور اس کے نتیجے میں پھر ہر وقت رسہ کشی جاری رہتی تھی اور جو زیادہ پیسے دیتا وہ وقت پہ قبضہ کر سکتا تھا۔

ہندوستان کی کمپنیوں کو اس لئے موقع نہیں مل سکا کہ وہ جس رفتار پہ، جس طریقے پیسہ دینا چاہتے تھے وہ یورپین کمپنیوں کو منظور نہیں تھا۔ تو باوجود مقابلے کے اور ان کے بہت زیادہ پیسے دینے کے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام لکھوا دیا لیکن بارہ گھنٹے سے کم اگر خریدتے تو کمپنیوں کو ہم میں دلچسپی نہ رہتی۔ یہ مجبوریاں تھیں جن کے پیش نظر یہ اہم فیصلہ کیا گیا اور جب بارہ گھنٹے ملے تو انہیں بھرنا تھا بہرحال کسی طریقے سے۔ تو زیادہ تر پرانے ہمارے جو پروگرام ہیں ان سے ہی استفادہ ہوتا رہا کیونکہ نئے پروگرام بنانا ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور اس کے لئے جتنا روپیہ چاہیئے، جتنی علمی اور تجرباتی ضرورت ہے، اکثر جگہ اس کا فقدان ہے۔ پس بعض دفعہ اتنے پرانے پروگرام بار بار دکھائے گئے کہ بعض لوگوں نے اس پر لکھا بھی کہ یہ تو پھر بہت زیادہ ہی پروگرام آ رہے ہیں آپ کے کبھی سفید داڑھی والے کبھی کالی داڑھی والے۔ صرف تنوع اتنا ہی رہ گیا ہے کہ کالی داڑھی کے بعد سفید داڑھی آ جاتی ہے۔ سفید کے بعد کالی آ جاتی ہے تو ان کو میں نے کہا کہ آپ ایک رنگ کی داڑھی والے پروگرام بنا کے بھیج دیں میں وہ چلوا دوں گا۔ ہیں ہی نہیں تو ہم کریں کیا۔ اور جو پروگرام بنا کر شروع میں بھجوائے گئے وہ بہت ہی بچگانہ تھے اور ان میں نہ صرف یہ کہ جماعت کو دلچسپی نہیں ہوتی تھی بلکہ بعض جگہ ردعمل ہو سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے بعضوں نے اپنے اور اپنے بچوں کو دکھانے کے لئے پروگرام بنائے ہیں اور مطالبے تھے کہ ضرور دکھاؤ۔ تو وہ پروگرام جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں اگرچہ تنوع نہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا ضرورت سے زیادہ تسلسل ایک ہی بات کا پایا جاتا تھا لیکن ہر پروگرام اپنی ذات میں تعلیمی اور دینی اور روحانی امور میں جماعت کے لئے مفید ضرور تھا اور بہت سے ایسے تھے جو پہلے جماعت نے نہیں دیکھے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں کو تکرار دکھائی دیتی تھی لیکن بعضوں کے لئے بالکل نئے تھے کیونکہ اس سے پہلے جو ویڈیو کا نظام تھا وہ بہت کم لوگوں کو دستیاب ہوا ہے۔ جماعت کی بھاری اکثریت اتنی غریب ہے کہ وہ ویڈیو اپنے گھروں میں رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔ لیکن یہ جو عالمی ٹیلی ویژن کا نظام ہے اس میں اگرچہ امیر گھروں کو سہولت ہو گی کہ گھر میں بیٹھ کے دیکھ سکیں مگر جماعت کی طرف سے وسیع پیمانے پر انتظام کرائے گئے کہ ایسے مراکز ہو جائیں کہ جہاں ہر شخص پہنچ کر ان سے استفادہ کر سکے۔

بہرحال یہ ایک بے سروسامانی کا آغاز تھا، شروع ہو گیا اللہ کے فضل سے اور رفتہ رفتہ تجربے بھی ہوئے، کچھ پروگرام بنانے کے بھی سلیقے لوگوں نے سیکھے اور دن بدن کچھ نہ کچھ بہتری ہوتی رہی۔ اب تقریباً ایک سال گزر رہا ہے اور اس سال کے دوران جتنی تبدیلیاں پروگرام میں میں چاہتا تھا وہ اس لئے پیدا نہیں ہو سکیں کہ ہمارے پاس طوعی ایسے کام کرنے والے میسر نہیں جو فن بھی جانتے ہوں۔ طوعی کام کرنے والے تو بے شمار ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ ایک آواز دو تو بیسیوں گنا زیادہ دوست خدمات پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک فن کا کام ہے اس کے لئے مہارت بھی چاہیئے کچھ ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی چاہئیں کچھ ذوق کے بھی تقاضے ہیں وہ پورا کرنے کے لئے اللہ کی طرف سے وہ ذوق فطرت میں ودیعت ہی نہ ہوں تو محض علم سے بھی کام نہیں چلتا۔ پھر دینی علم کی بھی ضرورت ہے، دوسرے

علوم کی بھی ضرورت ہے اور پھر تھوڑے پیسے میں اچھی چیز پیدا کرنا یہ خود ایک صلاحیت کا تقاضا کرتا ہے۔ تو یہ یہ سارے مختلف محرکات اور موجبات ایسے رہے کہ جن کی وجہ سے جس رفتار سے میں چاہتا تھا کہ جماعت کے سامنے بہتر سے بہتر پروگرام پیش کئے جاسکیں وہ نہیں ہو سکا۔

اس کے علاوہ اس سال کے دوران میں بعض جماعتوں کی طرف سے بار بار اپنی محرومی کی شکایت ہوئی مثلاً آسٹریلیا کی طرف سے بہت سے احمدی لکھتے رہے، دور دراز کے جزائر بھی ہیں، نیوزی لینڈ وغیرہ وہاں سے بھی توجہ دلائی جاتی رہی کہ ہمیں کب شامل کریں گے تو ان کو بھی شامل کرنا تھا چنانچہ اس سال اللہ کے فضل سے ان کو بھی شامل کیا گیا۔ پھر امریکہ اور کینیڈا کا تقاضا تھا یعنی بحیثیت جماعت تو کینیڈا کا تھا لیکن انفرادی لحاظ سے امریکہ سے بھی بہت تقاضے آتے رہے کہ ہمارے لئے بھی روزانہ کا پروگرام بنایا جائے۔ افریقہ کے لئے بھی زیادہ وقت کے پروگرام کی ضرورت تھی۔ تو اس سال بہت بڑی توجہ پروگرام کو بڑھانے پر رہی اور اب خدا کے فضل کے ساتھ آج تک، کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق دنیا میں ہر جگہ اب خدا کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے مختلف نوعیت کے ڈش انٹینا ز کی ضرورت ہے اور اس کے متعلق جماعت مختلف علاقے کی جماعتوں کو اچھی طرح ہدایت دے دیتی ہے اور پھر ایسے ماہرین بھی تیار کئے گئے جو مختلف ملکوں میں جا کر ان کو تربیت دیں، "تیار کئے گئے" کا لفظ غلط ہے، تیار ہوئے ہوئے اللہ کی طرف سے مل گئے۔ پاکستان سے بھی ملے اور ایک ہمارے جنود صاحب ہیں (حاجی جنود اللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے جو سرگودھا میں ہوا کرتے تھے) جو ماریشس میں ہیں وہ بھی اللہ کے فضل سے اس فن میں ایک طبعی ذوق رکھتے تھے اور بہت جلدی انہوں نے اس میں ترقی کی، اپنے آپ کو وقف کیا اور ان کو وہاں افریقہ میں تربیت کے لئے بھجوایا گیا اس سے پہلے ڈش ماسٹر صاحب بھی افریقہ گئے، وہاں بھی تربیت دی)۔

تو سب ایسی جماعتوں میں جہاں صرف تربیت کی کمی کی وجہ سے دقت نہیں تھی بلکہ روپے کی وجہ سے بھی دقت تھی یعنی اگر مارکیٹ سے جا کر وہ سامان خریدے جاتے تو جس قیمت پر ہمارے تربیت دینے والوں نے ان کو وہ انٹینے مہیا کئے اور حاصل کرنے سکھا دئے اس سے دس گنا، بعض دفعہ پندرہ گنا، بعض دفعہ بیس گنا زیادہ قیمت پر مارکیٹ سے وہ چیز ملتی تھی۔ تو اس پہلو سے ساری دنیا میں ڈش انٹینا لگانا اور سستا سامان مہیا کرنا اس کو صحیح طریقے پہ INSTALL کرنے کی تربیت دینا یہ کام بھی خدا کے فضل سے ساتھ ساتھ جاری رہا اور ابھی جاری ہے۔ لیکن چونکہ مقامی دوست بہت سے تیار ہو چکے ہیں اس لئے اب ہر ملک میں مرکزی نمائندے کو جانے کی ضرورت نہیں رہی اور یہ کام پھیل رہا ہے اور اس نے آگے بہت ابھی پھیلنا ہے۔ ایک یہ حصہ تھا جس کی طرف توجہ رہی اور خدا کے فضل سے کافی حد تک جماعت کی ضرورتیں یعنی عالمی ضرورتیں پوری ہوئیں۔ لیکن ابھی تک کچھ وقت کے توازن کے لحاظ سے تسلی نہیں تھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستان کو بارہ گھنٹے ملے ہوئے تھے اور یورپ کو عملاً اڑھائی گھنٹے روزانہ ملتے تھے۔

اس لئے اب غور و فکر کے بعد اور اس میں وسیم جیسوال صاحب کی محنت کا بہت دخل ہے، ان کو میں نے سمجھایا کہ اس طریق پہ پاکستان کا کچھ وقت کم کریں، یورپ کا وقت بڑھائیں اور اگر ضرورت پڑے تو امریکہ کا بھی وقت بڑھایا جائے اور آسٹریلیا وغیرہ کے لئے کیونکہ وہاں زبان کی مشکل ہے اگر صرف تین گھنٹے رکھے جائیں تو انگریزی بولنے والے اور انڈونیشین بولنے والے: ان کے درمیان وقت کی تفریق ہو تو بہت تھوڑا تھوڑا وقت ہاتھ آتا ہے اور روزمرہ کے ضروری پروگرام بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس پہلو سے سارے عالمی پروگرام کے یعنی اس ٹیلی ویژن کے اوقات کے تناسب کو درست کرنا ضروری تھا۔

تو آج میں جماعت کو مطلع کر رہا ہوں اللہ کے فضل کے ساتھ، کافی وقت کے بعد کافی مشکلات کو عبور کرتے ہوئے آخر اللہ تعالیٰ نے معاملات ہمارے لئے آسان فرما دیئے۔ مشکل صرف یہ نہیں تھی کہ زیادہ وقت کے لئے پیسے کہاں سے لائے جائیں اور ان کمپنیوں سے کس طرح معاملات طے کئے جائیں کمپنیوں کے لئے بھی یہ دقت تھی کہ آگے ان کے پاس ان اوقات میں پہلے ہی بکنگز ہو چکی تھیں۔ مثلاً یورپ ہے۔ یورپ میں ہمارے پروگرام سے پہلے بھی بعض ایسے بڑے بڑے ان کے گاہک موجود تھے جن کو وہ ہماری خاطر ناراض نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہمارا پروگرام ختم ہوتے ہی پھر دوسرے ایسے گاہک موجود تھے ان سے ہم نے درخواست کی کہ آپ ہماری طرف سے نمائندہ بن کے ان لوگوں سے درخواست کریں۔ ان کو یہ نہ کہیں کہ ہم تمہارا پروگرام بند کر رہے ہیں، ان سے درخواست کریں، ان کو کہیں ہم تمہیں فلاں جگہ وقت مہیا کر دیتے ہیں لیکن یہ جماعت کی مجبوری ہے تم ان سے تعاون کرو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ اس معاملے میں وہاں وہاں سے تعاون ملا ہے جہاں سے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ محض ایک شریفانہ درخواست پر ان لوگوں نے بہت ہی شرافت کا نمونہ دکھایا اور اپنے پروگرام کو دوسری جگہ پھینک کر جماعت کے لئے وقت مہیا کر دیا۔

پس اگلے سال سے یعنی جنوری سے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کا وقت بارہ گھنٹے سے گھٹا کر سات گھنٹے کر دیا گیا ہے اور اس میں ان کو کوئی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ اس سات گھنٹے کے اندر جتنے بھی پروگرام ہوں گے انشاء اللہ کوشش کریں گے اور میں ذکر کروں گا کہ آگے کیا پروگرام ذہن میں ہیں، سات گھنٹے میں ابھی رونق بھر دیں گے بلکہ بہت اہم تعلیمی پروگرام ان کو مہیا کئے جائیں گے۔ مگر اس وقت میں تو آپ کو صرف عالمی پروگراموں کے وقت کی تقسیم سے متعلق بتا رہا ہوں۔ پاکستان کا وقت یکم جنوری سے انشاء اللہ بارہ گھنٹے سے گھٹا کر سات گھنٹے کر دیا جائے گا۔ یورپ کا وقت اڑھائی گھنٹے سے بڑھا کر ساڑھے پانچ گھنٹے کر دیا جائے گا۔ یورپ میں سب سے زیادہ ضرورت تھی ہم اسے اور بھی بڑھا سکتے تھے لیکن یہاں مشکلات کئی قسم کی ہیں، صرف یہ نہیں کہ اس وقت دوسرے تعاون کرتے ہوئے ہمیں وقت حاصل کرنے کی اجازت دیں بلکہ ایک خاص وقت پر آ کر قیمت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہے۔ اب مثلاً پہلے یہاں چار بجے تک پروگرام ختم کر دیا کرتے تھے اب پانچ بجے تک پروگرام جاری رہیں گے اور وہ جو بعد کا ڈیڑھ گھنٹہ ہے وہ اتنا مہنگا ہے کہ پچھلے سارے وقت کے برابر قیمت ہے۔ اس لئے جتنا آپ شام میں آگے بڑھتے ہیں اتنا ہی وقت مہنگا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہفتہ اور اتوار کو اس پر بھی اضافہ ہو جاتا ہے تو جو قیمتیں طے کرنے کے فارمولے بنے ہوئے ہیں ان کو نظر انداز تو نہیں کیا جا سکتا، ان پر ہمارا اختیار ہی نہیں ہے۔ مگر اس پہلو سے میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ساتھ یورپ میں یہ ساری دقتیں طے ہو گئیں اور اڑھائی گھنٹے کی بجائے ساڑھے پانچ گھنٹے روزانہ کا پروگرام شروع ہو گا۔ جو پانچ بجے تک جاری رہے گا یعنی ایک گھنٹہ چار بجے کے بعد شام کو ملے گا اور ڈیڑھ گھنٹہ شروع میں۔ پہلے ایک بجے کی بجائے ساڑھے گیارہ بجے شروع ہو گا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ کی اہم ضرورتیں پوری کرنے میں ہمیں کچھ مزید سہولت ہو جائے گی۔

یورپ کی ضرورتوں میں عربی پروگرام ہیں، ترکی زبان کے پروگرام ہیں، البانین ہیں، بوزنین ہیں، جرمن ہیں، فرنچ ہیں، اور پھر سپینش ہے اور بھی بہت سی ایسی زبانیں ہیں جن میں ہمیں لازماً کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ان کے پروگرام دینے پڑیں گے۔ اور پھر رشین زبان ہے، اس کو بھی ایک مستقل اہمیت حاصل ہے۔ اللہ کے فضل سے رشیا میں دن بدن جماعت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور نئے مشنری بن رہے ہیں تو اتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اتنا بڑا یہ پروگرام بنانے والا حصہ ہے کہ جن لوگوں کو تجربہ نہیں ان کو اندازہ نہیں کہ ایک گھنٹے کا پروگرام بنانے میں کتنی محنت صرف ہوتی ہے اور کس طرح بار بار تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ وہ پروگرام جو ہمارے بے ساختہ بن رہے ہیں وہ اور بات ہے لیکن جو معین بنائے جائیں اس پہ بہت محنت اٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اب ہر جگہ ٹیمیں تیار ہو رہی ہیں وہ کریں گی انشاء اللہ۔ لیکن ابھی اس پہلو سے کمی دکھائی دے رہی ہے۔ میں اس کی طرف ابھی خاص طور پر توجہ دلاؤں گا۔ تو یورپ میں ساڑھے پانچ گھنٹے کا روزانہ پروگرام ہو گا اور مشرق بعید کے لئے تین کی بجائے

ساڑھے پانچ یا چھ کا، ابھی معین فیصلہ نہیں ہوا، لیکن کم و بیش ان کا بھی دگنا ہو جائے گا۔ افریقہ اور امریکہ کے لئے ہم پہلے ہی چار گھنٹے روزانہ دے رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ اسے بھی چھ گھنٹے کر دیا جائے تاکہ تمام دنیا میں کم از کم چھ یا ساڑھے پانچ گھنٹے کے پروگرام یکساں ہو جائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا ابھی تک اپنے تین گھنٹے کے پروگرام کو ہی جذب نہیں کر سکے۔ انہوں نے آگے وقت لینا ہے۔ وہاں پروگرام بناتے ہیں اور پھر دوبارہ وہاں سے یہی پروگرام نشر کرتے ہیں یا کچھ اور بیچ میں شامل کرتے ہیں۔ تو اب جب ان پہ ذمہ داری پڑی ہے تو ان کو سمجھ آئی ہے کہ کتنا مشکل کام تھا اور وہ تین گھنٹے سے زیادہ کی ابھی تک استطاعت نہیں رکھتے۔ تو جب وہ چار گھنٹے بھی استعمال نہیں کر سکے تو ان کو چھ گھنٹے دینے کا مطلب ہی کوئی نہیں تھا۔ جو چوتھا گھنٹہ ہے ہمارا وہ افریقہ کے زیادہ کام آتا ہے اور ان سے میں نے کہا ہے کہ افریقہ کے خصوصی پروگرام اس چوتھے گھنٹے میں رکھیں اور اس میں بھی اب یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔ مگر صرف افریقہ کے لئے اتنا بڑا خرچ کرنے کی ابھی استطاعت نہیں ہے یا ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ تبلیغی طور پر استطاعت نہیں ہے۔

(اس موقعہ پر وقت کے متعلق حضور نے ایک اصلاح کرتے ہوئے فرمایا ہاں وقت کی یہ اصلاح آئی ہے جو سطے ہوا ہے آخری۔ ابھی وہ وسیم جبوال نے کنٹریکٹ سائن (CONTRACT SIGN) کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں یورپ کے لئے ساڑھے پانچ گھنٹے کا جو وقت ہے وہ ساڑھے گیارہ سے شروع ہو کر پانچ بجے تک ختم ہو گا مراد اس سے یہ ہے کہ انگلینڈ میں ساڑھے گیارہ بجے سے شروع ہو کر پانچ بجے تک رہے گا اور یورپ میں ساڑھے بارہ شروع ہو کر چھ تک رہے گا۔ اس لئے یورپ کا وقت کیونکہ یورپ کمپنیوں سے ہمارے معاہدے ہیں وہ چھ تک پہنچنا بہت ہی مہنگے سکیل میں داخل ہو گئے ہیں ہم۔ چار بجے سے آگے بڑھ کر بلکہ تین سے چار تک بھی مہنگا ہو جاتا ہے چار سے آگے تو پھر بہت مہنگائی شروع ہو جاتی ہے تو ہمیں عملاً وہاں اڑھائی گھنٹے مہنگا یورپین وقت خریدنا پڑا ہے تب جا کر یہ شکل نکلی ہے کہ انگلستان میں ساڑھے گیارہ سے پانچ تک اور یورپ میں ساڑھے بارہ سے چھ تک یہ کل ساڑھے پانچ گھنٹے کا پروگرام ہے)

اب میں دوسرے بعض پروگراموں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بہت سے علمی پروگرام ایسے جماعت کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں جو ابھی اپنی تشکیل میں مکمل نہیں ہو سکے اور جس حالت میں بھی ہیں وہ جماعت کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں لیکن ابھی پوری طرح سب دنیا کے سامنے ایسی صورت میں پیش نہیں ہو سکے کہ ان سے حقیقی استفادہ ہو سکے۔ ان پروگراموں میں سے ایک پروگرام تو زبانیں سکھانے کا پروگرام ہے۔ ایک پروگرام ہے قرآن کریم کی تعلیم کا۔ ایک پروگرام ہے ہومیو پیتھک نظام سے متعلق تعارف، واقفیت، دواؤں کا تعارف اور روزمرہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جماعت کی تعلیم

> اپنے اپنے ملکوں میں پروگرام بنائیں اور وہ بھجوائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ٹیلی ویژن کے پروگرام کو صرف دلچسپی کا موجب نہ بنائیں بلکہ بہت ہی مفید اور کارآمد پروگرام بنا دیں۔

جو پروگرام ہیں ان کے متعلق مجبوری یہ ہے کہ مجھے خود کرنے پڑ رہے ہیں اور یہ وجہ نہیں کہ مجھے کوئی شوق ہے کہ ہر پروگرام میں خود کروں بلکہ سخت وقت کی کمی کے باوجود مجبوراً کرنے پڑ رہے ہیں۔ مثلاً زبانیں سکھانے کا پروگرام۔ میں نے چھ مہینے انتظار کیا۔ مختلف ایسے دوستوں کے سپرد کئے جن کو میں سمجھتا تھا کہ ایسے پروگرام بنانے کی صلاحیت سے ابھتے ہیں۔ لیکن باری باری بہت کوشش کی۔ سب کے سب نے ہتھیار ڈال دیئے کہ ہمیں نہیں سمجھ آرہی کہ آپ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کسی دوسری زبان کے سہارے کے بڑے لوگوں کو ٹیلی ویژن کے ذریعہ زبان سکھائی جا سکتی ہے۔

اور اس وجہ سے پھر آخر مجبوراً مجھے خود، جو میری سوچ تھی اس کو عمل میں ڈھال کر دکھانے کی توفیق ملی ہے اور یہ ہے بہت ضروری۔ اوّل تو یہ کہ ساری دنیا میں اردو کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتب کے اردو میں ہونے کی وجہ سے از بس ضروری ہے اور پھر چونکہ خطبات بھی خلیفہ وقت اردو میں دیتا ہے اس لئے ترجموں کی بجائے اگر براہ راست سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو اس کی دوسرے ترجمے سے کوئی نسبت نہیں رہتی یعنی ترجمے کی اس سے کوئی نسبت نہیں رہتی اور پھر اکثر دنیا میں جو تبلیغ کا انتشار ہوا ہے اس میں ہندوستان اور پاکستان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی ہے اور ان کے لئے دوسری سب زبانیں سیکھنا بہت مشکل کام ہے اس لئے اگر دوسرے اس عرصے میں جو نو احمدی ہوتے ہیں وہ اردو سیکھنے لگیں تو ان کے آپس کے روابط بڑھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے مافی الضمیر بتانے کی سہولت پیدا ہو جاتی ہے اور جماعت کی عالمی یکجہتی میں بہت مفید ہے تو اس لئے مجبوراً یہ کام مجھے کرنا پڑا۔ اور اردو میں اب ہمارے جو سبق ہیں یہ جاری ہیں اب تک تقریباً تیس سبق ہو چکے ہیں اور غالباً ابھی باقاعدہ ان کا اجراء نہیں ہوا سب ملکوں میں۔ وجہ اس کی ہے جو میں ابھی سمجھاؤں گا آپ کو۔ یہ جو تیس سبق ہوئے ہیں ان میں ایسے دوست شامل ہیں جن کو اردو کی الف بے بھی نہیں آتی تھی اور وہ سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور ان سے گفت و شنید ہو رہی ہوتی ہے اور آپ حیران ہوں گے تیسویں سبق تک پہنچتے پہنچتے ماشاء اللہ اچھی اردو بولنے لگ گئے ہیں۔ سوال کرنے لگ گئے ہیں۔ لطیفے سمجھتے ہیں اور پر مذاق گفتگو خود بھی کر لیتے ہیں لیکن ابھی بہت ابتدائی دور ہے۔

یہ بات تو قطعاً ثابت ہو گئی کہ یہ نظریہ غلط نہیں تھا کہ ہم کسی اور زبان کے سہارے کے بغیر براہ راست ایک زبان کو سکھا سکتے ہیں۔ اس سے جو فوائد ہیں وہ ایک سے زیادہ ہیں۔ ایک تو فائدہ میں نے بار بار سمجھایا ہے پہلے بھی کہ جو زبان بچوں کو سکھائی جاتی ہے وہ بغیر کسی زبان کی مدد کے سکھائی جاتی ہے اور یہ قانون قدرت ہے۔ خدا نے قانون بنایا ہے خدا نے طریقہ بنایا ہے اور اس سے بہتر دنیا میں طریقہ ہو ہی نہیں سکتا۔ انسان جتنا مرضی ترقی کر لے اس طریق سے بہتر کوئی طریق ایجاد نہیں کر سکتا جاہل سے جاہل ماں بھی اپنے بچے کو اپنی زبان سکھانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور ہر زبان سکھانے کی انسان صلاحیت رکھتا ہے۔ تو اس طریق کو اپنا کر جو زبان سکھائی جائے اگرچہ اس میں محنت زیادہ ہے اور وقت زیادہ لگتا ہے لیکن جتنی زبان بھی سیکھنے والے سیکھتے ہیں وہ ان کے سسٹم کا، ان کے اندرونی نظام کا حصہ بن جاتی ہے اور کسی ترجمے کے بغیر بے ساختہ ان کے ذہن میں وہ لفظ ابھرتے ہیں وہ محاورے ابھرتے ہیں جن کی ان کو کسی خاص صورت میں ضرورت پیش آتی ہے تو اس پہلو سے لازماً یہ بہترین طریق ہے۔

لیکن وقت کے لحاظ سے اگر مثلاً وہاں ہم جو بغیر دوسری زبان کے سہارے کے کوشش کرتے ہیں کہ بعض الجھے ہوئے معاملات سلجھ جائیں اور کلاس کے طالب علم سب سمجھ جائیں وہاں بعض دفعہ دل چاہتا ہے فوراً انگریزی میں بتا دیا جائے کہ یہ ہم کہنا چاہتے ہیں وہ فوراً سمجھ جائیں گے لیکن انگریزی بولنے والوں کے لئے تو آسان ہو جائے گا لیکن وہ لاکھوں آدمی جن کو انگریزی نہیں آتی وہ کیسے سمجھیں گے اور جب جاپانی سکھا رہے ہوں گے۔ آپ، تو پھر کیا ہو گا۔ جب چینی سکھا رہے ہوں گے تو پھر کیا ہو گا تو جو فوائد ہیں اس طریق کے وہ دوسرے طریق سے بہت زیادہ ہیں اور بہت ان پر حاوی ہیں۔

اب دوسرا مرحلہ یہ تھا کہ ان سب پروگراموں کا مختلف زبانوں میں اس رنگ میں ترجمہ ہو کہ باقاعدہ اردو سمجھ کر ترجمہ نہ کیا جائے بلکہ جس طرح طالب علم

اردو سیکھ رہے ہیں ترجمہ کرنے والا جو سمجھ رہا ہے وہ اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کرے۔ یعنی اس کو ترجمہ کہنا شاید سو فیصد درست نہیں ہے۔ وہ وہی مضمون جو اس کے ذہن میں ابھرتا ہے جو اردو سیکھنے والے طالب علموں کے ذہن میں اس وقت ابھر رہا ہے اس کو اپنے ذہن میں جما کر اپنی زبان میں اس کو بیان کرے۔ یہ طریق تھا جس پر مختلف اہل علم اور اہل زبان کو یہ ویڈیوز بھجوائی گئیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ جتنی جلدی ہو سکے کریں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک ہی پروگرام میں آٹھ زبانیں سکھا دی جائیں یعنی اردو کے ساتھ عربی بھی ہو، انگریزی بھی ہو، فارسی بھی ہو۔ اگر فارسی کا ابھی وقت نہیں آیا مگر جرمن وغیرہ ایسی زبانیں، فرنچ ہو، سپینش ہو۔ یہ حصہ ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا کیونکہ سب کی رفتاریں الگ الگ ہیں اور سب تجربہ کرنے والوں کی صلاحیتیں بھی الگ الگ ہیں اس لئے جب بھی ہم یہ شروع کریں گے تو گھبرا کر یہ نہ سمجھیں کہ اوہو یہ ناکام ہو گیا۔ یہ تجرباتی دور ہیں جن کے نتیجے میں ہم آئندہ بہتر پروگرام بنا سکیں گے۔ مرکزی بنیادی ڈھانچہ بہرحال تیار ہو رہا ہے۔ اس میں پھر اضافے ہوتے رہیں گے اس کو آئندہ اور بھی کئی نئے نقوش عطا کئے جا سکتے ہیں جو پروگرام کو زیادہ خوبصورت بنا دیں۔ بعض لوگوں کو جو دقتیں تھیں وہ مجھ سے رابطہ رکھتے رہے۔ اور ان کو جب سمجھایا تو ان کو بات سمجھ آ گئی۔ مثلاً ایک ہمارے نوید مارٹی صاحب جو فرنچ ہیں۔ بہت تعلیم یافتہ آدمی ہیں اور خود مسلمان ہوئے اور رویا کے نتیجے میں (ایک نہیں ایک سے زیادہ رویا دیکھیں) اور ان کی شادی ہبۃ النور صاحبہ جو ہمارے امیر جماعت ہالینڈ ہیں ان کی بیٹی سے ہوئی ہے اور وہ ڈچ بولنے والی ہیں لیکن کچھ اردو کی شدھ بدھ بھی رکھتی ہیں۔ انہوں نے مجھے دو تین خط لکھے کہ میں ترجمہ کر رہا ہوں یا دوبارہ اسی پروگرام کو اپنی زبان میں بھر رہا ہوں لیکن کچھ دقتیں ہیں بعض باتیں آپ ایسی کہہ جاتے ہیں کہ ان کا مفہوم سمجھ نہیں آتا تو اس صورت میں میں کیا کروں اور بھی کچھ دقتیں بتائیں ان کو میں نے سمجھایا کہ ایسے حصے بعض دفعہ ہم ادھر ادھر کی کوئی اور بات شروع کر دیتے ہیں اس کو آپ بھول جایا کریں اس عرصے میں آپ اپنی طرف سے کچھ بھر دیں کیونکہ یہ لفظاً ترجمہ ہو ہی نہیں رہا۔ یہ کوشش تو ہے کہ بغیر کسی دوسری زبان کے استعمال کے ایک زبان سکھائی جائے تو جہاں تک آپ ہماری تصویروں سے استفادہ کر کے سمجھا سکتے ہیں وہ سمجھائیں۔ جو باقی وقت ہے اس میں دہرائی بھی ہو سکتی ہے بعض نئی باتیں آپ داخل کر سکتے ہیں اپنی عقل سے کہ سننے والا طالب علم ان کو سمجھ سکے۔ تو کل ہی ان کا خط ملا ہے بہت خوش ہیں کہتے ہیں اس وضاحت کے بعد اب سب دقتیں دور ہو گئی ہیں اب میں بڑی تیزی کے ساتھ پروگرام کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ لیکن نہ سب نے رابطے کئے ہیں نہ مجھے پتہ ہے کہ کس کو کیا دقت ہے۔ اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جو پروگرام بنیں گے ان کی ابتدائی حالت کیا ہو گی مگر اس وقت تو مجھے یہ جلدی ہے کہ بنیں سہی چاہے ناقص بنیں مگر جلد از جلد ٹیلی ویژن کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیں کہ ایک پروگرام کے ساتھ سات مزید زبانیں سکھائی جا رہی ہیں یا سات مزید زبانوں میں دوسرے علوم عطا کئے جا رہے ہیں۔ یہ پہلے کبھی نہیں ہوا آج تک دنیا کی انتہائی ترقی کے باوجود کسی کو یہ توفیق نہیں ملی۔ پس اپنی غربت کے باوجود جماعت احمدیہ اس ٹیلی ویژن کے قافلے میں بہت آگے قدم رکھ چکی ہے لیکن غریبانہ قدم ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ جب امریکہ کو یہ کہا گیا کہ آپ جو ہمیں سٹیشن بنا کے دے رہے ہیں یعنی امریکہ سے مراد ہے وہ کمپنی جس سے ہم نے سودا کیا تھا اس میں سات اور زبانوں کی سہولت آپ نے رکھنی ہے تو ان کے ماہرین حیران رہ گئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ اتنا بڑا امریکہ ملک ہے یہاں کسی کو توفیق نہیں ملی کہ ساری چینلز بھر دیں، آپ یہ کیا سوچ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا یہ ہم بدیو انے اور قسم کے لوگ ہیں، آپ اس بات کو چھوڑ دیں کہ کیوں سوچ رہے ہیں۔ یہ ہو گا انشاءاللہ اور ہو کے رہے گا۔ ہم نے جو چینلز یعنی جو دیگر راہیں مختلف زبانیں استعمال کرنے کی میسر ہوتی ہیں وہ سب استعمال کرنی ہیں انشاءاللہ۔ تو زبانوں میں تو یہ کام کافی حد تک آ گئے بڑھ چکا ہے اور جب یہ سلسلہ شروع ہو گا تو پھر ہم اس کو بار بار دہرانا بھی شروع کریں گے۔ تاکہ سننے والوں کے لئے وقت نہ ہو کہ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی اب میں واپس جاؤں۔ اب بیچارہ واپس کیسے جا سکتا ہے ہر ایک کے پاس تو ریکارڈنگ کا انتظام نہیں ہے تو ہم دہرائیں گے اور اتنی دفعہ دہرائیں گے بعد میں کہ جن کے پاس وہ ویڈیو ریکارڈنگ کا انتظام نہیں ہے وہ بھی اطمینان سے بیٹھے رہیں ان کو ضرور انشاءاللہ آخر کار زبان کا گہرا مفہوم سمجھ آ جائے گا اور محاورے جو شروع میں سمجھ نہیں آتے وہ دو چار دفعہ سننے کے بعد جو ذہن پر نقش ہو رہے ہیں وہ ابھرتے ابھرتے جب سطح پر آتے ہیں تو انسان سمجھتا ہے ایک دم مجھے بولنا آ گیا ہے حالانکہ وہ اس کی تہیں بٹھائی جا رہی ہوتی ہیں۔

اس سارے پروگرام کا مقصد یہی ہے کہ بچے کے ذہن پر جس طرح تہیں جمائی جاتی ہیں، نقوش جمائے جاتے ہیں۔ ہر کوشش کے وقت بچے کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی لگتا یہ ہے کہ اس کے پلے کچھ نہیں پڑا۔ لیکن وہ جب تہیں جمتی ہیں ایک خاص THRESHOLD ایک خاص اونچائی پر جب پہنچتی ہیں تو وہ سطح کانشس ذہن یعنی باشعور ذہن کے حصے سے تعلق رکھتی ہے اور وہ جو سب کانشس میں تیاری ہو رہی تھی لاشعوری حصے میں نقوش جم رہے تھے اس کی سطح اونچی ہوتے ہوتے وہ اوپر کی جو باشعور سطح ہے اس میں ابھر آتی ہے۔ جس طرح سمندر میں ٹیلے بنتے ہیں بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے جانور بے چارے ان گنت تعداد میں مرتے ہیں اور وہ باریک باریک تہہ بنتی چلی جاتی ہے بعض دفعہ ایک ارب سال یا اس سے بھی زیادہ لگتا ہے لیکن آخر باہر نکل آتا ہے اور CORALLINE سارے اسی طرح بنے ہیں۔ تو انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑے صبر کے ساتھ تعلیم دی ہے۔ خدا کی ہر چیز میں صبر پایا جاتا ہے اور یہ بھی صبر والا حصہ ہے جنہوں نے بھی دیکھنا ہو گا ان کو باقاعدہ وقت دینا ہو گا اور صبر کے ساتھ دیکھتے رہنا ہو گا۔ یہاں تک کہ انشاءاللہ ان کو وہ زبانیں آ جائیں گی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہمارے راویل بخاری صاحب ہیں افریقہ سے پہلے وہاب صاحب تھے ان کو تو خیر آتی تھی مگر آڈو صاحب ہیں اور اسی طرح اور ہیں جن کو کچھ پتہ نہیں تھا تو اللہ کے فضل کے ساتھ اچھی بھلی وہ گفتگو کرنے لگ گئے ہیں۔ براہ راست زبان سنتے اور سمجھتے ہیں، ذہن ترجمہ نہیں کرتا خود پتہ چلتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے لیکن یہ ہے غریبانہ پروگرام یہ میں آپ سے دوبارہ عرض کرتا ہوں جو کمپنیاں (ایسے پروگرام) کے اوپر لکھوکھا ڈالر خرچ کرتی ہیں) وہ ہم چند پیسوں میں پورے کر رہے ہیں واقعۃً چند پیسوں میں۔ یعنی اندر بیٹھے سمندر پہ تو لے جا کر نہیں دکھا سکتے نہ میرے پاس وقت ہے۔ سمندر کی تصویریں دکھا دیتے ہیں پتہ تو لگ جاتا ہے اور بعض دفعہ لطیفے بھی ہو جاتے ہیں بیچ میں۔ جب کھانے پینے کی چیزیں اور برتنوں وغیرہ کے متعلق اور متفرق گھریلو چیزیں دکھانے کا پروگرام تھا تو میں نے ان کو کہا ہوا ہے پیسے خرچ نہیں کرنے جماعت کے اپنے گھروں سے کارکن لے آیا کریں چیزیں۔ تو نمونے کے طور پر میں اپنے گھر سے، میز سے سب ڈھیریاں اکٹھی کر کے لے جا رہا تھا تو مجھے یاد آیا کہ نمک دانی یا مرچ دانی کا برتن نہیں رکھا تو میں نے اٹھا کر جیب میں ڈالی، جگہ نہیں تھی اور۔ اب وہ خیال تھا کہ پہلے نکال لوں گا وہاں بھول گیا جب باری آئی تو میں نے جیب سے نکالی تو اس پر کینیڈا سے میری بہن امۃ الجمیل کا احتجاج آیا یعنی احتجاج کوئی سختی کا نہیں تھا نرمی اور پیار کا تھا کہ بھائی اب یہ تو نہ کیا کریں کہ جیب میں ہاتھ ڈال کر نمک دانیاں نکالیں عجیب لگتا ہے۔ میں نے کہا ہم ہیں ہی عجیب لوگ۔ ہمارے پروگرام غریبانہ اور سادہ ہیں اور دنیا شرماتی ہو گی مجھے تو کوئی شرم نہیں۔ مجھے تو پتہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہمیں اللہ نے خبر دی یہ کہہ "وما انا من المتکلفین" میں تو ضرورت کی چیزیں پوری کروں گا مجھے تکلف نہیں ہے تو سارے احمدیہ ٹیلی ویژن کا یہ مزاج ہے کوئی تکلف نہیں جو ضرورت ہے وہ پوری کرتی ہے۔

اور بہت ہی غریبانہ طریق پر ہوتی ہے مگر ہو جاتی ہے اور جہاں تک علمی فائدے کا تعلق ہے یہ زیادہ مفید طریقے پر خدا کے فضل سے M.T.A علمی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

ہومیو پیتھک کے لیکچرز ہیں جن لوگوں نے مختلف ملکوں میں سُنے ہیں۔ اور ہومیو پیتھی کا کام شروع کر دیا ہے ان کی طرف سے بہت ہی خوش کن اطلاعیں مل رہی ہیں اور وہ لکھتے ہیں بعض کہ ہمیں تو سکون مل گیا ہے زندگی میں۔ کہیں رات کے وقت بچہ بیمار ہوتا ہے کہیں بھاگے پھرتے تھے ڈاکٹر کو فون کرتے، کہیں اخراجات اُٹھتے تھے۔ کہیں ویسے یہ مصیبت تھی اور پھر ہسپتالوں میں ڈال کے وہ کئی کئی ٹیسٹ کرتے تھے اب ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر ہومیو پیتھک شروع کی ہوئی ہے اور اب ضرورت ہی نہیں رہتی باہر جانے کی۔ بعض مثالیں دیتے ہیں کہ فلاں بچے کو یہ تکلیف ہوئی یہ دوائی دی ٹھیک ہو گیا اور بعض دوسروں کا علاج شروع کر چکے ہیں۔ تو علاج کا جو فن ہے یہ بہت ہی اہم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس کو دینی علم کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔

"العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان" علم تو دو ہی ہیں یا دین کا علم ہے یا بدنوں کا علم۔ اور پُرانے مفسرین نے اس کا ترجمہ طبی علوم کے طور پر کیا ہے۔ میں اس کو وسیع کرتا ہوں میرے نزدیک بدن میں صرف طب ہی نہیں بلکہ MATTERS کا علم جو ہے، سائنس، تمام وہ علوم جو میٹرز سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ایک طرف بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تمام علوم جو تصورات کی دُنیا سے اور عقائد سے اور دین سے تعلق رکھتے ہیں ان کو علم الدین کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ تو ہم نے ہر چیز سکھانی ہے دُنیا کو۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ غریب انسانیت کو شدید ضرورت ہے کہ اسے اپنا روزمرہ کی ضرورت کا سستا علاج سکھایا جائے یہ اتنی تکلیف میں ہے دُنیا کہ تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں غریبوں کی کیا حالت ہو گی۔ اپنے گھر میں جب کوئی بیمار ہو اس وقت سمجھ میں آتی ہے کہ کیسے سارا گھر بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ ہومیو پیتھک کے علم کی وجہ سے نہ مجھے باہر بھاگنا پڑتا ہے نہ بچوں کو جانا پڑتا ہے۔ ہر روز عام ضرورتیں خدا کے فضل سے پوری ہو جاتی ہیں۔ کبھی کسی اینٹی بائیوٹک کی ضرورت نہیں پڑتی اور اگر ہمارے گھر نہیں پڑتی تو آپ کے گھر کیوں پڑے، ہم بھی تو ایک ہی جیسے ہیں۔ یعنی ہر احمدی کے گھر میں چاہتا ہوں ویسا ہی سکون میسر آئے جیسا اللہ کے فضل سے میرے گھر میں ہے اور سب جگہ ہم بغیر خرچ کئے اپنی ضرورتیں بھی پوری کریں اور ماحول کی ضرورتیں بھی پوری کریں۔ یہ گھر تک تو پھر فیض نہیں رہا کرتا پھر تو اس فیض نے پھیلنا ہی پھیلنا ہے اور اب سب دُنیا میں ایسے مریض ہیں جو مجھ سے علاج کروا رہے ہیں اور ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو، مجھ سے سیکھو اور خود اپنا بھی علاج کرو اور اپنے ماحول میں بھی غریبوں کا علاج کرو۔

یہ اتنا اہم ذریعہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم انشاء اللہ اپنے روحانی انقلاب میں بہت مدد لے سکتے ہیں۔ یہ دو علم، دو گاڑی کے پہیوں کی طرح اکٹھے چلیں گے۔ آپ دعوت الی اللہ کرتے ہیں، تربیت کے کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ کو خدا تعالیٰ نے شفا کا علم عطا کیا ہے اور شفا آپ کے ہاتھوں میں رکھ دی ہے یعنی یہ اگر تصور میں پیش کر رہا ہوں انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ جو صورت حال ہے یہ تبلیغ کے اور دینی سفر کے معاملے میں بہت زیادہ ممد ہے اور ویسے بھی دکھتی ہوئی انسانیت کے لئے یہ خدمت کرنا اس واسطے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر ہمیں چین نہیں آسکتا۔ وہ شخص جو حساس دل رکھتا ہو اگر اس کے بچے بیمار ہوں ان کو تکلیف ہو اور وہ دور کر لے اور باقی لوگوں کا کچھ نہ ہو تو اسے چین کیسے آسکتا ہے۔ بہت سے کہیں گے کہ ہاں آتا ہے، بچا ہو رہا ہے مگر میں جو بات کر رہا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ دل اگر تمہیں نصیب ہو تو پھر چین نہیں آسکتا۔ اس دل کا کچھ بھی تو بھی پڑ جائے تو چین نہیں آسکتا۔ اس لئے یہ پروگرام صرف احمدیوں کی سہولت کی خاطر جاری نہیں کیا گیا بلکہ تمام دُنیا کی سہولت کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

ہماری تمام ذیلی تنظیمیں بعض علاقے اپنے اپنے سپرد کر کے بعض جگہ چند ماڈل کے گھر بنائیں۔

امریکہ جیسے امیر ملک میں یہ صحت کا نظام ایک اتنا اہم مسئلہ بن چکا ہے کہ اس پر حکومتیں بن سکتی ہیں اور ٹوٹ سکتی ہیں اور ابھی جو کلنٹن کو یعنی ان کی پارٹی کو ایک بھاری شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس میں دراصل صحت کے معاملے میں ان کی دخل اندازی تھی جو بعض دولت مندوں کو پسند نہیں آئی۔ انہوں نے اچھی کوشش کی تھی لیکن ان کی صحت بھی دولت مندوں کے قبضے میں جا چکی ہے۔ اور بڑے بڑے مافیا بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کلنٹن کو سبق سکھایا کہ خبردار جو ہماری کمائی کے ذرائع پر تم نے نظر ڈالی۔ ملک مرتا ہے تو مرتا پھرے ہمارے نظام میں تمہیں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ یہ ان کا پیغام جو سب سمجھ رہے ہیں امریکہ والے یہ کلنٹن اور ان کی پارٹی کو دے دیا گیا۔ مگر ہومیو پیتھی کے معاملے میں بڑے سے بڑا دولت مند بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک غریبانہ علاج ہے اور ایک طوعی کوشش ہے صرف امریکہ کی جماعت کو یہ دیکھنا ہوگا کہ قانونی تقاضے ایسے پورے کرے کہ جس کے نتیجے میں وہاں مقدمہ بازیاں نہ ہوں اور جہاں تک میرا علم ہے اگر کوئی مفت علاج کی درخواست کرے اور ایسی تحریر قطعی حاصل کر لی جائے کہ میں ذمہ دار ہوں میرا مفت علاج کیا جائے تو پھر اس کو مقدمے میں نہیں سہیڑا جا سکتا اگر کوئی پیسے وصول نہ کرے۔ اس پہلو سے وہاں کے قانون کا مطالعہ کر کے جماعت امریکہ کو بھی، کینیڈا کو بھی یہ آگے قدم بڑھانا چاہیئے اور مجھے مطلع کرنا چاہیئے کہ کس طریق پر ہم وہاں غریبوں کی خدمت کر سکتے ہیں کہ خدمت کرنے والوں کی خدمت کی جزا تو نہیں ملے گی نہ ہم اس کی توقع رکھتے ہیں، خدمت کی سزا نہ ملے۔ بعض ملکوں میں خدمت کی بھی سزا ہو جاتی ہے اپنے اپنے رنگ ہیں۔ اب امریکہ میں خدمت کی یہ سزا مل سکتی ہے کہ کوئی مریض اچھا نہ ہو اس کی حالت بگڑ جائے تو وہ مقدمہ کر دے کہ مجھے دس لاکھ ڈالر دلواؤ۔ تم نے میرا علاج کیا تھا اور اب میں اگر کہیں اور جاتا تو ٹھیک ہو جاتا۔ تو خدمت کی سزائیں نیک دل خدمت کرنے والوں کو کسی نہ کسی طریقے سے مل بھی جاتی ہیں۔

پاکستان میں اور رنگ ہے سزا کا۔ ڈاکٹر گئے خدمت کرنے کے لئے، ان کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا کہ احمدیوں کو کیا حق ہے کہ وہ غیر احمدیوں کی صحت کا فکر کریں اور ان کے علاج کی کوشش کریں تو جماعت کو قربانیاں بھی دینی پڑیں گی لیکن جن ملکوں میں قربانیاں دیئے بغیر خدمت ہو سکتی ہے وہاں کیوں نہ بغیر قربانی کے خدمت کی جائے۔ نفس کی قربانی کا فرق ہے لیکن بغیر قربانی سے مراد ہے سزا کی قربانی کے بغیر۔ تو ان ملکوں میں قانون بہت آگے بڑھ چکے ہیں، پیچیدہ ہو چکے ہیں، اس لئے ایسے معاملات میں باقاعدہ ماہر فن سے مشورہ کرنے کے بعد ایک طریق کار طے کرنا ہوگا اور یہ پروگرام تو اب شروع ہو جائیں گے جن سے اتنا تو فائدہ ہوگا کہ لوگ ایک مہنگے ملک میں غریب احمدی اپنے علاج خود کر سکیں گے۔

اشتہارات کے ذریعہ اگر ہمارے تاجر ایم۔ ٹی۔ اے کی مدد کرنا چاہیں تو یہ ایک نیک کام ہوگا۔

اس کے علاوہ اب اور بھی بہت سے پروگرام ہیں جن کے متعلق میں جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ جلدی کریں اور اپنے اپنے ملکوں کے پروگرام بنا کے بھیجیں لیکن جہاں تک مرکزی پروگراموں کا تعلق ہے جو میرے ذہن میں ہے جماعت کی تربیت کے لئے ان میں ایک پروگرام جو اب عنقریب

داخل ہو رہا ہے وہ کھاتا پکاتا ہے۔ کھانا پکانے کے متعلق آپ پروگرام دیکھتے رہتے ہیں مگر ان پروگراموں میں اور احمدیہ پروگراموں میں وہی فرق ہوگا جو ہمارے ہر دوسرے پروگرام میں ہوتا ہے۔ ہم گہری نظر سے ضرورت مند کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر پروگرام بناتے ہیں۔ اس پہلو سے غریبوں کے کھانے کا کوئی پروگرام نہیں ملے گا آپ کو۔ ٹیلی ویژن چاہے پاکستان کی ہو یا باہر کی ہو اگر کھانے کے پروگرام آتے ہیں تو ایسے ایسے امیرانہ ٹھاٹھ کے پروگرام آتے ہیں کہ بھاری اکثریت جو غرباء کی ہے ان بے چاروں کو صرف تکلیف ہی پہنچتی ہے یہ امیر بڑے بڑے نخرے کر رہے ہیں پتہ نہیں کیا کیا کھاتے پھرتے ہیں ہمیں تو برتن خریدنے کی بھی توفیق نہیں ہے۔

تو یہاں جو لجنہ کی ٹیم بنائی گئی ہے، لجنہ کی تو نہیں یعنی خواتین کی ٹیم بنائی گئی ہے، اس میں میری بچیاں بھی شامل ہیں ان کو میں نے دو تین ملاقاتوں میں اچھی طرح سمجھایا ہے کہ آپ بے شک شوق پورے کرلیں دوسرے کھانے بھی سکھائیں، مہنگے کھانے بھی سکھا دیں مگر لازماً اس بات پر زور دینا ہے کہ غریب کے گھر کا بجٹ ملحوظ رکھ کر اس کو بتائیں کہ وہ اتنے ہی خرچ میں بہتر لذت کیسے حاصل کرسکتا ہے۔ کھانے کا تعلق صرف دولت سے نہیں ہے کھانے کا تعلق ذوق اور سلیقے سے بھی ہے۔ امیر سے امیر گھر ہو، اگر سلیقہ نہ ہو تو ایسے خوفناک کھانے پکتے ہیں کہ صاحب ذوق کے لئے ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ بوٹیں جھوٹی ہوئی، اور کئی قسم کی مصیبتیں۔ اس لئے کھانا پکانے کا سلیقہ ٹھیک ہو جائے تو بعض دفعہ ایک معمولی قیمت کی چیز بھی بہت اچھی لگنے لگ جاتی ہے۔ ایسا کئی دفعہ ہوا ہے کہ ہمارے ہاں دال بھی پکی ہوئی تھی اور مچھلی یا مرغا وغیرہ بھی تھا لیکن میں نے دال ہی کھائی ہے۔ کوئی قربانی نہیں تھی، کوئی فقیرانہ انداز نہیں تھا بلکہ طبعاً مجھے اچھی لگ رہی تھی وہ اتنی اچھی تھی کہ اس کے مقابل پر نہ مرغا کام آرہا تھا نہ مچھلی کام آرہی تھی تو انسان کو اپنے ذوق کے مطابق ہی کھانا کھانا چاہیئے اگر میسر ہو۔ سو اس طرح غرباء کو بھی ایسے طریقے سکھائے جاسکتے ہیں کہ ان کے مینو بنائیں اس کے متعلق میں کافی ان کو باتیں بتا چکا ہوں کہ اس طرز کے مینو بنائیں یہ چیزیں داخل کریں اور پھر اور کچھ نہیں تو روٹی اچھی پکانے کا طریقہ ضرور سکھائیں۔ روٹی کی مختلف قسمیں پکانی سکھا دیں۔ کیونکہ میں نے تجربے سے دیکھا ہے بعض دفعہ شکار پر، بعض دفعہ ویسے بھی، اگر روٹی اچھی ہو تو محض نمک مرچ اوپر رگڑ کر جو مزہ آتا ہے وہ بڑے پکے ہوئے سالن کے مقابل پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور پیاز سے بھی بڑا مزہ آجاتا ہے۔ چٹنیوں سے روٹی کئی دفعہ ہم نے کھائی ہے کچھ اور سالن نہیں کھایا تو اس کا لطف ہے وہ اپنا ایک لطف ہے لیکن روٹی اچھی ہونی چاہیئے اگر روٹی بدمزہ ہو تو پھر سارا سالن بھی خراب ہو جاتا ہے۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر ان کو ہمیں سمجھانا ہے اور اس سلسلے میں جماعت پاکستان سے خصوصیت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مختلف ٹیمیں بنائیں مختلف غرباء کے گھر میں جائیں یہ دیکھیں کہ ان کے پاس روزمرہ پکانے کی ضرورتیں بھی مہیا ہیں کہ نہیں اور ان کے گھر کی اکانومی بنانے میں مددگار ہوں۔

ہماری تمام ذیلی تنظیمیں بعض علاقے اپنے سپرد کر کے بعض جگہ چند ماڈل کے گھر بنائیں لیکن یہ لازم شرط ہے کہ روپے پیسے کے زائد استعمال کے بغیر ان کے بجٹ کے اندر ان کو صاف ستھرا رہنے کا سلیقہ اور اپنے بجٹ کو مناسب طریق پر اس طرح بنانے کا سلیقہ سکھانا ہے کہ دال، کڑھی اور کئی قسم کی چیزیں، سبزیاں ہیں ان کے شوربے وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں سکھائی جائیں۔ اب دال جب میں نے ان کو کہا کہ دال پہ زور دیں یعنی دال کی مختلف قسمیں بھی سکھائیں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر مجھے یہ بتایا گیا کہ پاکستان میں تو دال اتنی مہنگی ہوگئی ہے کہ اب یہ امیروں کا نخرہ ہوگیا ہے تو میں نے کہا کہ آخر غریب کچھ تو کھاتے ہیں لیکن میں نے ان کو بتایا کہ آپ کا یہ اعتراض ویسے درست نہیں ہے۔ کیونکہ دال میں ایک خوبی ہے کہ اسے جتنا پتلا کرلو پھر بھی مزیدار رہتی ہے۔ میں نے خود بنگلہ دیش میں ایک غریب احمدی گھر میں چاول اور دال اس طرح کھائے ہیں کہ بالکل پتلی دال تھی نام کا رنگ تھا لیکن نمک مرچ کی مناسبت کی وجہ سے ایک دو خوشبوئیں ڈالی ہوئی تھیں اس سے مزہ بہت اچھا تھا اور دال چاول کا اچھا یعنی مزیدار کھانا بن گیا تھا۔ تو عقل استعمال ہونی چاہیئے سلیقہ استعمال ہونا چاہیئے۔ ہم نے چیلنج یہ قبول کرلیا ہے اور اس چیلنج کا حق ادا کرنا ہے کہ دولت کی کمی کے باوجود روزمرہ کے گھروں میں کچھ بشاشت پیدا کریں۔ روزمرہ کے غریبانہ گھروں کے دستور ایسے کچھ بشاشت کے سامان پیدا کردیں۔ کچھ سہولت پیدا کردیں وہ پیسہ ضائع کرنے کی بجائے اسے اچھے مصرف میں لے کے آئیں۔ اور جہاں تک دالوں کے مختلف پکانے کے طریق ہیں بعض تو آپ نے سنا ہوگا تھا وہ "روپیہ منہ اور مسور کی دال" یعنی ایک نواب تھا یا بادشاہ، وہ کہانیوں میں تو مختلف نام آتے ہیں اس نے ایک اعلیٰ فن دار باورچی سے اس کی اپنی مرضی کا کھانا پکانے کو کہا کہ لا کے دکھاؤ پھر میں تمہیں نوکر رکھوں گا۔ اپنی مرضی کا جو تمہیں پسند ہے پکا کر لاؤ۔ اس نے مسور کی دال پکائی لیکن اس پر اتنا زیادہ خرچ دوسرا کردیا۔ کچھ زعفران، کچھ دوسری چیزیں ڈالیں کہ جب وہ اس نے پیش کی تو نواب صاحب نے ابھی چکھی ہی نہیں تھی کہ اتنے میں اس کا سیکرٹری یا مال کا منتظم بولا کہ سرکار آپ اس دال کی طرف نہ جائیں اس ظالم نے اتنا خرچ کروا دیا ہے کہ بہت مہنگا ڈش بن گیا ہے۔ تو نواب صاحب نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا حرکت ہے۔ کہتے ہیں اس نے دال کا پیالہ اٹھا کر باہر ایک ٹنڈا درخت تھا اس پر پھینک دیا اور کہا کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" یعنی مسور کی دال کھانے والے بھی تو موہنہ ہونے چاہئیں تمہیں تو یہ بھی توفیق نہیں۔ کہانی میں لطیفے کے طور پر بتایا جاتا ہے کہ وہ سوکھا ہوا درخت جہاں جہاں دال پڑی وہاں سے ہرا ہوگیا۔ تو کھانا پکانے کا سلیقہ ہوتا ہے یہ سلیقے سکھانے ہیں۔ سبزیوں کا موسم آتا ہے تو بعض سبزیاں بہت سستی ہو جاتی ہیں۔ ہٹ کر خریدیں تو عام سبزیاں بھی اتنی مہنگی ہوتی ہیں کہ ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ جب غریبوں کو آپ سبزیوں کا کہیں گے تو انہیں یہ بھی بتائیں کہ اچھے موسم میں، بھرے ہوئے موسم میں جب سبزیاں پھینکی جا رہی ہوں۔ اس وقت آپ خشک کر کے ان کو کس طریقے سے سنبھال سکتے ہیں کہ دوسرے وقت میں آپ کے کام آئیں۔ اس کا بھی ایک باقاعدہ پروگرام بنا کر اس پر عمل درآمد کرانا ہوگا اور ماہرین کو اس میں محنت کرنی پڑے گی جو فوڈ کے ماہرین ہیں۔ مثلاً کھانے کے فن سے تعلق رکھنے والے سائینس دان جماعت میں ملتے ہیں ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر مختلف سبزیاں کس طرح پیش کی جاسکتی ہیں۔ اب کریلے کو اس طرح بھی پکایا جاسکتا ہے کہ سارا گھر کڑوا ہو جائے اور اس طرح بھی پکایا جاسکتا ہے کہ اس کے مزے سب موجود ہوں۔ کڑواہٹ صرف اتنی ہو کہ یاد رہے کہ کریلا ہے۔ تو یہ کیوں نہ سکھائیں ہم سب کو۔ چٹنیاں بنانی کیوں نہ سکھائیں۔ تو یہ وسیع پروگرام ہے جس پر عمل درآمد شروع ہو رہا ہے۔ اب ان کے ترجموں کی کچھ مشکل ہے۔

نہ ابھی تک ہومیو پیتھک کی کلاسز کے پروگراموں کے ترجمے ہو سکے ہیں پورے، نہ روزمرہ کے گھنٹوں کے پروگراموں کے ایسے ترجمے ہو سکے ہیں کہ انہیں مستقل ہر زبان میں جاری کیا جاسکے۔ اس پروگرام کے ترجمے کی ضرورت پیش آئے گی پھر ان میں افریقن پروگرام بھی چاہئیں اور چائنیز پروگرام تو یہاں ہی ہو جائیں گے لیکن افریقہ کے مختلف ملکوں کو یا فار ایسٹ میں جو ہمارے احمدی پھیل رہے ہیں جن ممالک میں ان کے کھانوں کے، انڈونیشیا کے کھانوں کے پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔ تو آپ سب لوگوں کو بہت کام کرنا ہے اپنے اپنے ملکوں میں پروگرام بنائیں اور وہ بھجوائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ٹیلی ویژن کے پروگرام کو صرف دلچسپی کا موجب نہ بنائیں بلکہ بہت ہی مفید اور کارآمد پروگرام بنا دیں کہ دشمن بھی مجبور ہو اس ٹیلی ویژن کو دیکھنے پر۔ اس سلسلے میں امریکہ میں ایک جماعت میں ایک کام ہونے کے آیا تھا ابھی تک مجھے اس کی اطلاع نہیں تھی ہمارے بھانجے ہیں مرزا مغفور احمد صاحب' ڈاکٹر ہیں'

انہوں نے مجھے بتایا کہ اب یہاں نیا تجربہ ہوا ہے کہ مثلاً مکئی کے کھیت ہیں ان میں ٹانڈوں کو کھڑا رہنے دیا جاتا ہے اور چھلیاں اُتار کر استعمال کر لیتے ہیں اور جب اگلا موسم آتا ہے کاشت کا اس وقت تک وہ گل سڑ کر دیسے ہی نیچے گر چکے ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہل دیتے ہیں اور بیج پھینک دیتے ہیں کوئی دوسرا ہل نہیں دیتے کوئی سہاگہ نہیں دیتے اور اس کے باوجود وسیع پیمانے پر تجربے ہوئے ہیں کہ اوسط دوسرے طریق سے گری نہیں ہے۔ اب پاکستان جیسے غریب ملک میں اور ہندوستان جیسے غریب ملک میں اور بنگلہ دیش جیسے غریب ملک میں جہاں ٹریکٹر کے اخراجات بے شمار ہیں وہاں اگر ان طریقوں کو نمونۃً جاری کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ یہ لمبی بحث کا اب وقت بھی نہیں ہے لیکن پوری طرح میں نے معاملے کو سمجھ لیا ہے اور تحقیق کی ہے اور اس میں ایک حکمت ہے ان سے میں نے کہا کہ آپ بنائیں پروگرام۔ ان فارموں کے زمینداروں کے پاس جائیں ان فارمز میں پہنچیں اور بنا کے ہمیں بھجوائیں M.T.A کے لئے تاکہ پاکستان اور غریب ملکوں میں ایک نیا طریقہ کم قیمت پر اچھی کاشت کا سکھا دیا جائے اور یہ جو علاقے ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں یہاں اوسط پیداوار ستر (۷۰) من فی ایکڑ ہے ایک ہل کے ساتھ اور ہمارے ہاں دس دس ہلوں کے بعد کبھی بمشکل تیس پینتیس من تک پہنچتی ہے تو کہیں کہیں بہت بھی بڑھ جاتی ہے لیکن میں عموماً بات کر رہا ہوں اوسط تو تیس من بھی نہیں ہوتی۔

تو ایسے بہت سے دلچسپ پروگرام ہیں مختلف ملکوں میں جو تجربے ہو رہے ہیں۔ پانی کی بچت کیسے کی جا سکتی ہے۔ باغوں کو کس طرح بہت تھوڑے پانی میں عمدگی کے ساتھ پالا جا سکتا ہے۔ یہ سارے ایسے کام ہیں جن میں ہمارے کہیں بعض احمدی بھی ریسرچ کر رہے ہیں تو ان کو کہہ چکا ہوں ان کی طرف سے بھی آنے چاہئیں اور آپ سب کو دنیا میں جتنے احمدی جہاں جہاں کہیں ہیں کوئی ایسی چیز معلوم ہو جس کو وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مشترک کر کے اپنے فیض کو عام کر سکتے ہیں۔ یعنی جس علم میں بھی کوئی خاص بات دیکھیں جس میں دوسروں کو فائدہ ہو سکتا ہو اس کو عام کریں، اپنے تک نہ رکھیں۔ اور اس ضمن میں مرکزی طور پر جماعتوں کا کام ہے کہ اچھے ٹیلی ویژن پروگرام بنا کر وہ پروگرام ہمیں بھجوائیں۔ تو یہ باتیں تو بہت زیادہ کرنے والی ہیں مگر وقت میں دیکھ رہا ہوں بہت لمبا ہو گیا ہے تو انشاء اللہ یکم جنوری سے خدا کے فضل کے ساتھ یہ پروگرام جاری ہوں گے اور جماعت سے اس کے لئے چندے کے طور پر ایک بھی پیسہ زائد نہیں مانگا جائے گا۔ کیونکہ جماعت نے ابھی بھی بہت قربانی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی آئندہ چند سال تک ٹیلی ویژن کے سلسلے میں جماعت پر چندے کا مزید بوجھ ڈالنا مناسب نہیں لیکن اشتہارات کے ذریعہ اگر ہمارے تاجر M.T.A کی مدد کرنا چاہیں تو یہ ایک نیک کام ہو گا۔ یہ کوئی بوجھ نہیں ہے بلکہ مختلف علاقوں کے اشتہارات، مختلف علاقوں کے لوگ دے سکتے ہیں اور آپ کو اگر یورپ اور ایشیا میں دلچسپی ہے تو اس کے الگ اشتہار کے دام ہوں گے۔ یورپ اور امریکہ میں دلچسپی ہو تو اس کے الگ اشتہار کے دام ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم تھوڑے دام چارج کریں گے، باقیوں کی نسبت بہت کم لیکن اگر یہ رجحان شروع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے روزمرہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات اسی سے پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ السلام علیکم۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۳ تا ۹ فروری ۱۹۹۵)

بقیہ صفحہ ۱۱ :- بزم فقیہہ لاہور کے ایک ہنگامی اجلاس میں کہا گیا:۔
"قادیانیوں کو جلسے کی اجازت دینا اسلام سے کھلی بغاوت ہے۔"
(روزنامہ مشرق لاہور ۱۹/۱/۹۵)

اہلحدیث یوتھ فورس حافظ آباد کے صدر مولانا نصر اللہ خان مظفر اور جنرل سیکرٹری عبد الحمید رحمانی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ
"قادیانیوں کے جلسہ پر پابندی نہ لگائی گئی تو اہلحدیث یوتھ فورس کراچی سے خیبر تک احتجاج اور ربوہ کا گھیراؤ کرے گی۔"

(روزنامہ خبریں ۱۹/۱/۹۵)

اور اب آخر میں اللہ وسایا نامی ایک ملاں کا انکشاف بھی ملاحظہ فرمایئے وہ کہتے ہیں:۔
"قادیانیوں کو جلسہ کی اجازت ڈگلس ہرڈ کے دباؤ پر دی گئی۔"

(روزنامہ پاکستان لاہور ۱۷/۱/۹۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے "اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔"
قارئین کرام نے پاکستان کے ان ملاؤں کے چند بیانات ملاحظہ فرمائے۔ کیا تشدد پسند مذہب کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ ایسا مذہب جس کا اسلام جیسے رواداری اور حقوق انسانی کے سب سے بڑے علمبردار مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور لطف تو یہ ہے کہ ان تمام بیانات کے ساتھ ساتھ انہی اخبارات میں حکومت کی طرف سے اعلان بھی ہوتا رہا جو مندرجہ ذیل ہے۔
"حکومت پنجاب نے قادیانیوں کو ایسا کوئی اجتماع کرنے کی اجازت ہی نہیں دی اس لئے اس کی منسوخی کا مطالبہ بے معنی ہے۔ حکومت پنجاب نے واضح کیا ہے کہ قادیانیوں نے کسی اجتماع کے سلسلے میں حکومت سے رابطہ نہیں کیا اور اگر اس قسم کا کوئی رابطہ کیا بھی جاتا تب بھی انہیں ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہ دی جاتی۔" (روزنامہ جنگ ۱۸ جنوری ۱۹۹۵ء)
اب آپ خود ہی فیصلہ فرمایئے کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دشمن کی ہر شر انگیزی سے محفوظ رکھے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم ☆

ضروری اعلان

ماہ مارچ میں مخالفین احمدیت کے اعتراضات اور ان کے جوابات پر مشتمل ادارہ بدر ایک خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے جو جماعتیں یا احباب اس خصوصی شمارہ کی زائد کاپیاں منگوانا چاہیں وہ فوری طور پر اپنے آرڈر بک کروالیں۔ ایک شمارہ کی رعایتی قیمت دس/۱۰ روپے مقرر کی گئی ہے۔ غیر احمدی بھائیوں اور زیر تبلیغ افراد کو دینے کے لئے اسی طرح تبلیغی میدان میں ذاتی معلومات کے لئے بھی یہ شمارہ مفید ہوگا۔ انشاء اللہ

ضروری نوٹ :- قبل ازیں بدر مطبوعہ ۲ فروری میں بھی یہ اعلان شائع ہو چکا ہے۔ لیکن سہواً اس کی قیمت -/۵ روپے لکھی گئی ہے۔ جبکہ اصل قیمت رعایتی -/۱۰ روپے ہے۔ (ادارہ)

درخواست دُعا

مکرم عبد الرحمٰن حجام صاحب آف منزگام کشمیر کئی مہینوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور آج کل جموں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ضعیف بوڑھی والدہ ہے جو کہ سخت پریشان ہیں۔ اس مخلص دوست کی کامل شفا یابی کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار۔ عبد الحکیم وانی آسنور کشمیر حال قادیان)

کارڈ آنے پر مُفت

"حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گیا" کے عظیم المرتبت عنوان کے تحت مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی کتاب شائع ہو چکی ہے جس میں قرآن و احادیث اور بزرگان سلف کی متعدد پیشگوئیوں کو پیش کر کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند احباب رابطہ کریں انشاء اللہ کتاب کا ایک نسخہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔ محمد مشتاق علی امیر جماعت احمدیہ بنگال
205 نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ - 17

تحریکِ وقفِ نو سے متعلق چند ضروری گزارشات

بعض احباب خطوط کے ذریعہ یا ٹیلیفون پر رابطہ کر کے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وقفِ نو میں شمولیت ابھی جاری ہے کہ نہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احباب کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے اس ضمن میں تفصیلی ہدایات شائع کر دی جائیں۔

(۱) تحریک وقفِ نو میں شمولیت ابھی جاری ہے۔ جیسا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے دوسرے روز اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ واقفین نو کا ٹارگٹ بڑھا کر پندرہ ہزار مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت ٹارگٹ کے پورا ہونے میں دو ہزار بچوں کی گنجائش ہے۔

(۲) تحریک وقفِ نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کی تاریخ پیدائش، تحریک وقفِ نو کے آغاز کے بعد یعنی تین اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد کی ہو۔

(۳) تین اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقفِ نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریکِ جدید ربوہ سے رابطہ کر کے وقفِ اولاد کے تحت کارروائی کی جائے۔

(۴) بچیوں کے وقف کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقفِ نو میں شامل کی جا رہی ہیں جن کی ولادت سے قبل والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر والدین کسی وجہ سے پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچہ/بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کر دیا کریں۔

(۵) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقفِ نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۶) بعض احباب اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں اور دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔

(۷) درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس سے ان کے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا یا اس میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ وقفِ نو کے ضمن میں درخواست بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوایا کریں۔

(۱)۔ بچہ/بچی کے والد کا نام (ب)۔ بچہ/بچی کے دادا کا نام (پ)۔ بچہ/بچی کی والدہ کا نام (ت)۔ بچہ/بچی کا نام (اگر ولادت ہو چکی ہو) (ٹ)۔ بچہ/بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہو چکی ہو) (ج)۔ گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جا سکے (ح)۔ جس جگہ بچے کی مستقل رہائش ہو اس جماعت کا نام تاکہ اس جماعت میں بچے کا نام اعداد و شمار کے لئے شامل کیا جا سکے۔

(۸) جو احباب پہلے ہی اپنے بچے/بچی کو وقفِ نو میں پیش کر چکے ہیں اگر وہ مزید اپنے کسی بچے کو وقف کرنے کے لئے درخواستیں بھجوائیں تو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے پہلے بچے کا وقفِ نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں تاکہ ان کا ریکارڈ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔

(۹) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقفِ نو لندن یا وکالت وقفِ نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ شعبہ وقف نو لندن کا پتہ درج ذیل ہے:۔

THE LONDON MOSQUE, 16 GRESSEN HALL ROAD,
LONDON SW18 5QL (U.K)

(۱۰) شعبہ وقف نو لندن سے جو حوالہ نمبر وقفِ نو ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہیئے۔ دفتری خط و کتابت کرتے وقت یہ حوالہ نمبر ضرور درج کریں۔

(۱۱) بعض سیکرٹریان وقفِ نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(۱۲) وقفِ نو میں منظوری کے بعد اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقفِ نو سے رابطہ کر کے وقفِ نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کی جائے۔

(۱۳) وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر مثلاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات اور نصاب واقفین نو وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت کے توسط سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کی پوری کوشش کی جائے۔

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقفِ نو۔ لندن)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کا کالیکٹ میں ورودِ مسعود

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ کے جید اور متبحر عالم اور مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۹؍ دسمبر ۱۹۹۴ء بعد نماز جمعہ کالیکٹ تشریف لائے۔ کالیکٹ ایئر پورٹ میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد چھ دن مسلسل کالیکٹ مسجد احمدیہ میں علم و عرفان کا ماحول رہا۔ جو احباب و مستورات کے لئے ازدیادِ ایمان و علم کا باعث بنا۔

مورخہ ۹ تا ۱۴؍ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء رات کے ۹ بجے تک مجلس سوال و جواب ہوتی رہی۔ سب سے پہلے آپ مختلف تربیتی امور پر تقریر فرماتے۔ اس کے بعد احباب و مستورات اور زیر تبلیغ افراد کے سوالات کا نہایت دلچسپ انداز میں جواب دے کر سب کو محظوظ فرماتے رہے۔ ان مجلسوں میں شرکت کے لئے احباب و مستورات بہت ذوق و شوق سے کثیر تعداد میں تشریف لاتے رہے۔

۱۱؍ دسمبر صبح دس بجے تا شام پانچ بجے صوبائی مجلس عاملہ اور کیرلہ کی ۴۴ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی ایک خصوصی میٹنگ بلائی گئی۔ اس کو محترم مولانا صاحب نے دو گھنٹے مخاطب کر کے عہدیداروں کی ذمہ داریوں کی طرف تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اسی دن محترم مولانا صاحب کے اعزاز میں جماعت نے ظہرانہ دیا۔

۱۰؍ دسمبر کو کالیکٹ میں ساحل سمندر میں واقع ان مقامات کو دیکھنے گئے جہاں اسلام کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مالک دینار پہلی صدی ہجری میں تشریف لائے تھے۔ نیز واسکوڈیگاما ۱۴۹۸ء میں وارد ہوا تھا۔ اس کے علاوہ دن بھر آپ بہت مصروف رہے۔ اور احباب آپ کی علمیت سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ اس طرح ۶ روز ہمیں روحانی غذا سے فیضیاب کرنے کے بعد مورخہ ۱۵؍ دسمبر صبح ۸ بجے کو براستہ بنگلور حیدر آباد کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے آپکو تاریخ احمدیت مدون کرنیکا ارشاد فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپکو اب تک ۱۸ جلدیں تاریخ احمدیت کی تدوین کرنے اور جماعت کو شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ۱۹ویں اور ۲۰ویں جلدیں زیر طبع ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ۵۴ کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ Cambridge Biographical International centre نے آپ کو ۱۹۹۳ء کا Man of the Year قرار دیا تھا۔

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور طویل عمر تک سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے آمین" (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

جماعت احمدیہ کے خلاف حکومت پاکستان اور ملاؤں کی تازہ شر انگیزی

(رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری لنڈن)

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مذہبی و انسانی حقوق کی پامالی کے سلسلہ میں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ عرصہ ۱۱ سال سے جماعت احمدیہ کو ان کے اپنے مرکز ربوہ میں جلسہ سالانہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہر سال جب جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی درخواست، ڈپٹی کمشنر جھنگ کو دی جاتی ہے تو اس کو رد کر دیا جاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک مخصوص طبقہ کے مولویوں کی طرف سے اخبارات میں واویلا شروع ہو جاتا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کو جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی تو حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی پاکستان کا ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ مولوی صاحبان آجکل ہر معاملہ میں ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کام لیتے ہیں عوام تو ان کے ساتھ ہے نہیں، صرف چند نعرہ باز لوگ ان کے گرد جمع ہوتے ہیں باقی سب تماشائی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ملکی انتخابات کے موقع پر ان مولویوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں مگر حکومت ان کے تشدد پر مبنی بیانات کی وجہ سے جلسہ کی اجازت نہیں دیتی اور وجہ یہ بیان کرتی ہے کہ اجازت دینے سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا چنانچہ گذشتہ سال دسمبر میں ایسا ہی ہوا جونہی جلسہ سالانہ کے انعقاد کی درخواست دی گئی مولوی صاحبان برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرّانے لگے۔ ان کے چند بیانات آپ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی منظور چنیوٹی نے کہا:۔

"ربوہ میں جلسہ پر پابندی نہ لگائی گئی تو خون کی ندیاں بہا دی جائیں گی۔"

(روزنامہ پاکستان ۶ دسمبر ۹۴)

اور مولوی اللہ یار ارشد کا کہنا ہے:۔

"حکومت نے اگر قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا فوری نوٹس نہ لیا تو ہم خود طاقت کا مظاہرہ کرکے ان کو لگام ڈالیں گے"

(روزنامہ پاکستان ۶ دسمبر ۹۴)

اور اب تحریک ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولوی محمد ممتاز اعوان کا بیان بھی ملاحظہ فرمایئے۔ وہ کہتے ہیں:۔

"قادیانیوں کا یہ اعلان آئین پاکستان سے کھلم کھلا بغاوت کے مترادف ہے اس اعلان سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو گئے۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو ربوہ میں سالانہ جلسہ کرنے کی اجازت دی تو حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور ربوہ میں قادیانیوں کے جلسہ کو اپنی قوت سے روکیں گے"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ نومبر ۹۴)

اس کے بعد ڈپٹی کمشنر جھنگ شاہد خان کا بیان اخبارات میں شائع ہوا۔ انہوں نے کہا "ضلعی انتظامیہ ربوہ میں مرزائیوں کو نہ جلسہ کرنے کی اجازت دے گی اور نہ ہی احتجاج کی غرض سے اکٹھا ہونے کی اجازت دے گی۔ اگر انہوں نے سازش کے تحت ایسا کچھ کرنا چاہا تو ضلعی انتظامیہ ان کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔

(جنگ لاہور ۶ دسمبر ۹۴ء)

چنانچہ مطابق جنگ لنڈن مورخہ ۲۰ دسمبر ۹۴ء جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگا دی گئی۔

اس سارے ڈرامے کو ختم کرنے کے بعد یکایک حکومت کو نہ جانے کیا سوجھی کہ ۱۵ جنوری ۹۵ء کو ایک خبر شائع کر دی گئی جس میں کہا گیا کہ "حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد جماعت احمدیہ کو گیارہ سال بعد مارچ میں ربوہ میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔"

(روزنامہ جنگ لنڈن ۱۵ جنوری ۹۵)

یقیناً یہ خبر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کی غرض سے شائع کی گئی کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ شروع سے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر یا اس کے لگ بھگ منعقد کیا جاتا ہے۔ مارچ میں جلسہ سالانہ کرنے کا پروگرام بے معنی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کی طرف سے جلسہ کرنے کی درخواست بھی نہیں دی گئی اس کے باوجود اس خبر کا شائع ہونا سوائے اس کے کہ ملاؤں کو اور ان کے زیر اثر سادہ لوح عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا جائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس اعلان کے ساتھ ہی مولویوں کے انتہائی شر انگیز بیانات اخبارات میں شائع ہونے شروع ہو گئے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نفرت انگیز مہم کا دوبارہ آغاز ہو گیا۔ ان میں سے چند بیانات آپ بھی سنیئے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں .... نے ایک بیان میں حکومت کی طرف سے قادیانیوں کو ربوہ میں جلسہ کی اجازت دینے کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت مسلمانان پاکستان کی قوت ایمانی کا امتحان نہ لے مسلمان قادیانیوں کی اسلام اور آئین پاکستان کے منافی سرگرمیوں کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے .... عشق رسالت سے سرشار اور ناموس رسالت کے پاسبان حکومت کا بستر بوریا گول کر دیں گے"۔

(جنگ لنڈن ۱۷/۱/۹۵)

(۲) "امیر جمعیت العلمائے اسلام ضلع جھنگ مولانا عبد الوارث نے کہا ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ کو فوری واپس لے ورنہ اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے"۔

(روزنامہ جنگ لنڈن ۱۷/۱/۹۵)

جمعیت علمائے اسلام، جمعیت اہل سنت پاکستان، جمعیت انصار العرب، جمعیت انصار الاسلام سپاہ صحابہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت تحریک انقلاب، جمعیت طلبہ اسلام کے راہنماؤں.... نے کہا:۔

"حکومت قادیانیوں کے جلسے کی اجازت دینے کا فیصلہ واپس لے ورنہ طاقت کے ذریعے جلسے کو روکا جائے گا۔

(جنگ لنڈن ۹۵-۱-۱۹)

(۴) "صدر سپاہ صحابہ چنیوٹ مولانا خلیل احمد نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کو ربوہ میں مذہبی اجتماع کرنے کی اجازت دی تو یہ حکومت کا آخری دن ہوگا۔"

(روزنامہ خبریں ۹۵-۱-۱۸)

پورے ملک سے سپاہ صحابہ کے کارکن عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کے غیر قانونی اجتماع کو روکنے کے لئے ربوہ پہنچیں گے اور ربوہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ اور پھر کوئی قادیانی بھی اپنے پاؤں سے چل کر واپس نہیں جا سکے گا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۸/۱/۹۵)

(۵) مولانا اجمل خان قائمقام امیر جے یو آئی نے کہا "احمدیوں کو ربوہ میں مذہبی اجتماع کرنے کی غیر آئینی اجازت کی مذمت کرنے کے لئے ۲۰ جنوری کو یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے"

(روزنامہ خبریں ۹۵-۱-۱۸)

(۶) قائد جانباز مولانا اختر محمدی نے کہا کہ اگر فوری طور پر جلسہ کی اجازت منسوخ نہ کی گئی تو ملک گیر احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ (روزنامہ خبریں ۹۵-۱-۱۸)

(۷) مولانا محمد اسعد تھانوی نے کہا کہ قادیانیوں کو جلسہ کی اجازت دینا عالمی سازش کا حصہ ہے حکومت فیصلہ واپس لے ورنہ سنگین نتائج بھگتنے ہونگے"۔

(روزنامہ خبریں ۹۵-۱-۱۸)

(۸) قاری بشیر احمد عثمانی پرنسپل جامعہ عثمانیہ نے کہا حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں...... مسلمان سر پر کفن باندھ کر پورے ملک سے ربوہ کی طرف مارچ کریں گے اور پھر اس کا انجام قیامت ہوگا

(جنگ لاہور ۹۵-۱-۱۷)

(۹) "جماعت اہل حدیث پاکستان نے بھی دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے ربوہ میں قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی اجازت واپس نہ لی تو پھر ربوہ جانے والی ہر سڑک کو بلاک کر دیا جائے گا جماعت ۲۰ جنوری سے اس سلسلے میں ملک گیر احتجاجی تحریک بھی چلا رہی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۹۵-۱-۱۷)

"جماعت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ مولانا حافظ عبد القادر روپڑی نے کہا ہے حکومت نے قادیانیوں کو جلسے کی اجازت دے کر اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت دیا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹۵-۱-۱۷)

سرگودھا میں علماء کے اجلاس میں جو ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی میں مولانا اکرم طوفانی کی صدارت میں منعقد ہوا کہا گیا کہ "قادیانیوں کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ آئندہ جلسہ کا نام بھی نہیں لیں گے"

(روزنامہ جنگ لاہور ۹۵-۱-۱۹)

مولانا محمد سعود احمد [illegible] نے کہا۔

"حکومت نے گیارہ سالہ پابندی ختم کرکے غیرت مسلم کو للکارا ہے ..... عاشقان مصطفیٰ اپنی جان تک کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے

(ڈیلی بزنس رپورٹ ۱۹/۱/۹۵)

(باقی صفحہ ۹ پر)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال ۹۵-۱۹۹۴ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل عہدیداران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ان عہدیداران سے بھرپور تعاون فرمادیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نائب صدر ...... مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	مہتمم وقار عمل ...... مکرم پی ظفر احمد صاحب
معتمد ...... ۔۔ بلال احمد صاحب شمیم	۔۔ صنعت و تجارت ...... ۔۔ ملک محمد منیر صاحب
مہتمم خدمت خلق ...... ۔۔ مبارک احمد صاحب چیمہ	۔۔ تحریک جدید ...... ۔۔ محمد انور احمد صاحب
۔۔ تعلیم ...... ۔۔ طاہر احمد صاحب چیمہ	۔۔ تبلیغ ...... ۔۔ حافظ مظہر احمد صاحب ماہر
۔۔ تربیت ...... ۔۔ شیخ محمود احمد صاحب	۔۔ تجنید ...... ۔۔ سہیل احمد صاحب تنویر
۔۔ مال ...... ۔۔ حبیب احمد صاحب طارق	۔۔ اشاعت ...... ۔۔ محمد فضل اللہ صاحب قریشی
۔۔ عمومی ...... ۔۔ ظہیر احمد صاحب جاوید	۔۔ اطفال ...... ۔۔ مبشر احمد صاحب بٹ
۔۔ صحت جسمانی ...... ۔۔ خالد محمود صاحب	

صدقات

سے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب جماعت اس طرف فوری طور پر توجہ فرما سکیں۔ حضور رضی نے فرمایا:۔

”خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعا نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔“

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس رضی کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ و خیرات کے لئے خاص ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان بابرکت ایام میں صدقہ و خیرات کیطرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

● ۔ خاکسار کی والدہ ایک سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی ہائی رہتا ہے گذشتہ کچھ روز سے طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے کامل شفایابی نیز والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے (محمد انور احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

● ۔ مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک (اڑیسہ) دو ماہ سے ۴

بقایادار موصی احباب کیلئے لمحۂ فکریہ

قاعدہ ۶۸ و ۶۹ کی رو سے ”جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار بھی نہیں بن سکے گا۔“

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ ۱۔ کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا کاغذ پر اپنی ہر قسم کی سالانہ آمد درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوائے۔

ہندوستان کے وہ موصی جو بیرون ملک ہیں وہ بھی اپنی اصل آمد اور ادائیگی کی تفصیل سے جلد مطلع کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

منظوری سیکرٹریان وقفِ نو

ہندوستان کے درج ذیل سیکرٹری صاحبان وقفِ نو کی منظوری دی گئی ہے لہٰذا وقفِ نو کے بچگان کے بارہ میں ان سے رابطہ کیا جائے۔

قادیان ...... مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب	بھدرک ...... مکرم وسیم احمد خورشید صاحب
مدراس ...... ۔۔ کے سلیم احمد صاحب	کلکتہ ...... ۔۔ مبشر احمد خان صاحب
مظفر پور ...... ۔۔ مبارک احمد صاحب عبدالواحد	کالیکٹ ...... ۔۔ ایم اے سلیم احمد صاحب
سکندر آباد ...... ۔۔ سلطان محمد الہ دین صاحب	کانپور ...... ۔۔ ایم اے خان صاحب
خانپور ملکی ...... ۔۔ سید ہارون رشید صاحب	موسیٰ بنی مائنز ...... ۔۔ شیخ بشارت احمد صاحب
کرڈاپلی ...... ۔۔ منیج محمد صاحب	

خاکسار ۔ وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

زکوٰۃ

۱۔ ”زکوٰۃ“ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔
۲۔ ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔
۳۔ کوئی دوسرا چندہ ”زکوٰۃ“ کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔
۴۔ ”زکوٰۃ“ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔
۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رُو سے ”زکوٰۃ“ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

۴ گسٹک کی بیماری میں مبتلا ہیں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت ۵۰/-)

● ۔ مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب آف کرڈاپلی اپنی اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات چھوٹے بھائی کو بہترین ملازمت ملنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم چوہدری اسلم صاحب آف جرمنی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات نیز نیک خواہشات کی تکمیل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (اعانت ۱۰/-)

یادِ رفتگاں

میری آپا

میری آپا شکیلہ اختر صاحبہ ۱۰ فروری ۱۹۹۵ء کو اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس صرف ایک دن کی بیماری میں چلی گئیں۔ افسوس کہ میں اُن دنوں اپنے ہارٹ کے دوبارہ سرجری کیلئے امریکہ گئی ہوئی تھی۔ جب میں جا رہی تھی تو مجھے انہوں نے اس طرح رخصت کیا جیسے اب ہم نہیں مل سکیں گے۔ ہم بہن بھائیوں اور اُن کے بچوں کے ساتھ ماں کی طرح محبت اور سلوک کرتی رہیں۔ ان کا گھر بچوں سے بھرا رہتا تھا۔ ہم سب کے بچے آپا کے پاس اپنی تعلیم کے سلسلے میں رہتے تھے۔ اس سے پہلے ان بچوں کے والد بھی اپنے کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے لئے اُنہی کے پاس رہتے تھے۔ جب حضرت نیر صاحب صحابی مرحوم مبلغ سلسلہ پٹنہ تشریف لائے تو وہیں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہے۔ اور اکثر یہ دُعا کرتے خدا تعالیٰ شکیلہ اور اختر کے ہوسٹل کو قائم رکھنا۔

میری آپا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری محبت و وابستگی رکھتی تھیں۔ علم قرآن کریم، احادیث اور دینی کتب کا گہرائی سے مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے اُنہیں اُردو زبان و ادب میں بہت مہارت عطا کی تھی۔ اور انہوں نے اُردو علمی دُنیا سے بہت سارے انعامات اور ایوارڈ حاصل کئے تھے۔ کئی کتابوں کی مصنفہ تھیں۔

میری آپا ایک صحابیہ صالحہ خاتون کی بیٹی مولوی سید ارادت حسین صاحب صحابی کی نواسی اور سید مولوی وزارت حسین صاحب صحابی کی بہو تھیں۔ ان کی شادی ڈاکٹر پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی سے ہوئی تھی۔ دونوں ہی اسلام کے فدائی تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُنہیں بچے نہیں دیئے تھے۔ لیکن ہمارے پیارے بہنوئی جو کہ میری اماں کے چچا زاد بھی تھے اور میرے جیٹھ تھے ایسی پُر شفقت ہستی پیار و محبت سے چمکتا ہوا چہرہ۔ کبھی بھی اعتراض نہیں کرتے کہ بچے بچے ڈسٹرب کرتے ہیں۔ انتہائی قابل ہستی اور مجمع پر چھا جانے والے مقرر۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر از جماعت مجلسوں پر اور جلسوں پر خاص طور پر مدعو کئے جاتے تھے۔ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مسحور کُن تقریر کرتے تھے۔ اسلام کے اقتصادی نظام سے گہری نظر رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ اس نظام کی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے۔ اور اسلام و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و وقار کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔

میری آپا جب سے پٹنہ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی وہ تاحیات صدر لجنہ اماء اللہ پٹنہ رہیں۔ بے حد قابل تھیں۔ اور محبت و خلوص کے ساتھ مرکزی نمائندوں کی مہمان نوازی کرتی رہتی تھیں۔

جب ہم سب بھائی بہن چھوٹے تھے تو اسلام و احمدیت کے متعلق قرآن کریم سے ساری پیشگوئیاں ہم سب کو سمجھاتیں۔ نماز۔ دُعائیں اور علم قرآن کریم ہم سب کو آپا ہی نے سکھایا۔

تبلیغ کا دلی جوش تھا۔ ولولہ اور محبت کے ساتھ سبھوں کو تبلیغ کرتیں۔ وہ موصیہ تھیں۔ پیار و محبت کا مجسمہ میری آپا اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن اُن کی کمی ہم سب ہر لحظہ محسوس کرتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ پٹنہ کی روح رواں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی وصیت کی ساری ادائیگی اپنی زندگی میں کر چکی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہاتھوں ہاتھ بہشتی مقبرہ میں پہنچا دیا۔ اور اب اپنے شوہر کے بازو میں مدفون ہیں۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

صدیقہ فضل احمد
صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ بہار

اعلاناتِ دُعائے مغفرت

(۱) :- مکرم عبد الحق صاحب اعوان آف وان کی اہلیہ محترمہ خورشید اختر صاحبہ ۳ر اکتوبر ۱۹۹۴ء قریباً گیارہ بجے شب اچانک حرکت قلب بند ہونے سے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۷ر اکتوبر ۱۹۹۴ء نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کے باہر احاطہ میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ انگلستان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ لہٰذا میت کو ربوہ پاکستان لے جایا گیا۔ ربوہ میں ۱۱ر اکتوبر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد ۱۸ر نومبر کو دیگر غائب جنازوں کے ساتھ ان کی بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اس سانحہ ارتحال پر تمام احباب جماعت، رشتہ داروں اور دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے دوست جو اس غم میں شریک ہوئے، ہمدردی اور محبت کا اظہار کیا اور حوصلہ دیا۔ مکرم عبد الحق صاحب اعوان ان سب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور نیز دُعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا کرے ✦

(زاہدہ ہما گرانٹ کینیڈا)

(۲) :- نہایت دُکھ و درد کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کیرلہ کے صوبائی سیکرٹری تبلیغ اور صدر جماعت احمدیہ کاکاناڈ (KAKKANAD) محترم عبد الرحمٰن صاحب ایک مختصر علالت کے بعد مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۹۵ء وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کی وفات جماعت احمدیہ کیرلہ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان کا موجب ہوئی ہے۔ آپ کے ذمہ جو بھی کام لگایا جاتا تھا خواہ وہ کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو نہایت سنجیدگی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اُسے پایہ تکمیل تک پہنچایا کرتے تھے۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے آپ کی زندگی وقف تھی۔ ایرناکلم، کوچین، پلووہتی اور کاکاناڈ میں جماعت کے قیام میں آپ کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں کا بہت بڑا دخل تھا۔ ان جماعتوں اور اسی طرح صوبائی مجلس عاملہ کی آپ روح رواں تھے۔

آپ کی تقریر نہایت دلچسپی سے سُنی جاتی تھی۔ اسی طرح پایہ کے مضمون نگار اور اخبار نویس بھی تھے۔ آپ PRI YAM VADA کے نام سے ایک اخبار بھی نکالتے تھے۔ آپ کی وفات کی خبر تمام اخبارات نے نمایاں رنگ میں شائع کی۔ یہ اندوہ ناک خبر سُن کر کیرلہ کے طول و عرض سے سینکڑوں احمدی کاکاناڈ میں جمع ہو گئے۔

خاکسار نے شام کے پانچ بجے سینکڑوں غم زدہ احباب و مستورات کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھائی۔ سینکڑوں غیر احمدی اور غیر مسلم بھی عقیدت کے اظہار کے لئے حاضر تھے۔ آترا پورم قبرستان میں شام کے ساڑھے چھ بجے تدفین عمل میں لائی گئی۔ اِس قبرستان کی خریدی میں بھی مرحوم کی دن رات کی کوششوں کا بہت دخل تھا۔

مرحوم اپنے پیچھے ہزاروں غم زدہ احمدیوں کے علاوہ ایک بیوہ دو طالب علم لڑکوں اور شادی شدہ لڑکی کو چھوڑ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے اور مغفرت فرمائے ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ✦

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

(۳) :- افسوس! مکرم مولوی جعفر الدین صاحب ہے گاؤں نزد بھوڑان ۱۱ر جنوری کو مختصر بیماری کو چمپارن بہار میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی صاحب مرحوم نے تین سال قبل احمدیت قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے پر قبول کی تھی۔ آپ کی عمر پچاسی سال تھی۔ لیکن اس کے باوجود

قبول احمدیت کے بعد آپ نے نہایت ہمت اخلاص اور بھرپور جذبہ ایمان سے تبلیغ احمدیت کا فریضہ انجام دیا۔ آپ کا مؤثر بیان اور دلنشین گفتگو سامعین کے دل جیت لیتی تھی۔ اور ان کی زبانوں کو جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنے سے باز رکھتی تھی۔ آپ انتہائی مخلص، دیندار پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نوافل کے پابند تھے۔ بینائی کمزور ہونے کے باوجود ظہر و عصر اور جمعہ کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے باقاعدگی سے مسجد تشریف لاتے تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ آپ کی پاک وصاف اور احمدیت کے جذبہ تبلیغ سے بھرپور عرصہ زندگی ناظرین کے لئے قابل رشک اور مشعل راہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے۔ آپ کا ایک پوتا عزیزم امین الرحمٰن قادیان کی دینی درسگاہ مدرسہ احمدیہ میں زیور علم روحانی سے آراستہ ہو رہا ہے۔ آپ جیسے خدا ترس پرہیزگار کی وفات پر افراد خاندان کے ساتھ احباب جماعت جے گاؤں بھی مغموم ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کی اولاد کو رحلت کا صدمہ برداشت کرنے اور آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(عبدالمومن راشد مبلغ بھوٹان)

(۳) افسوس! مکرم نوردین صاحب عرف سائیں آف شنیدرہ پونچھ مختصر علالت کے بعد ۹۵/۱/۹ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم نوردین صاحب مرحوم اپنے خاندان میں پہلے شخص ہیں جنہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے وہ قادیان آئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ مرحوم کے ذریعہ اُن کی والدہ محترمہ دیگر بھائیوں نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔ باوجود غریب ہونے کے چندے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے۔ دیگر طوعی چندوں اور دیگر جماعتی تحریکات میں حصہ لیتے۔ اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کرتے رہتے تھے۔ خاکسار کی تحریک پر ایک مرتبہ پندرہ انگریزی قرآن خرید کر دیئے۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ آخری وقت تک وہ ۳۰ کلومیٹر سے چل کر پونچھ میں جمعہ کی نماز ادا کرنے آتے اور دیگر دوستوں کو تحریک کرتے رہتے۔ عرصہ تک پونچھ مسجد میں بطور مؤذن بھی رہے۔ اور جماعت سے کسی قسم کا معاوضہ نہیں لیا۔

اپنے اور غیروں میں وہ سائیں نوردین کے نام سے جانے جاتے تھے۔ اُن کی نیکی شرافت و دیانتداری۔ امانت داری کے غیر از جماعت بھی قائل تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

(بشارت احمد بشیر انچارج مبلغ صوبہ بہار)

(۴): خاکسار کے بیٹا محمود احمد نورالعارفین صاحب آف دھنباد (بہار) کافی عرصہ [illegible] فریش رہنے کے بعد ۹۵/۱/۲۵ کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت شائستہ مزاج نیک مخلص اور ملنسار تھے۔ مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور بلند درجات عطا ہونے نیز جملہ لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سراج احمد سراج بھاگلپور)

(۵): میرے والد سید غلام حسین شاہ صاحب بخاری بمقام ہٹی چیچیاں ضلع گجرات نومبر ۱۹۹۴ء کے پہلے ہفتہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت سے اُن کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید عابد حسین شاہ کیلیفورنیا امریکہ)

(۶) افسوس! مکرم خلیل صاحب ابن مکرم حکیم ابو طاہر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بنگال ۱۹ جنوری کو مغرب کے وقت ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم نیک ملنسار خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ (عصمت بیگم اہلیہ مکرم زبیر احمد صاحب کلکتہ)

اعلانات نکاح و تقریب شادی و رخصتانہ

★ ۲ نومبر ۹۴ء کو عطیۃ القدیر بنت مکرم عبدالمالک صاحب لاہور نمائندہ الفضل ربوہ کی رخصتی ہمراہ مکرم شیخ عقیل الرحمٰن صاحب ابن حضرت شیخ مسعود الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ القادری شادی گھر عقب دارالذکر لاہور پاکستان منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے دعا کرائی۔ ۶ نومبر کو دعوت ولیمہ کی گئی۔

★ محمد نورالدین امین صاحب ولد مکرم عبدالقادر خان صاحب مانیکا گوڑا (اڑیسہ) کا نکاح تحمینہ ممتاز صاحبہ بنت مکرم ممتاز علی خان صاحب مانیکا گوڑا کے ساتھ مبلغ ۲۷۰۲۷/- (ستائیس ہزار ستائیس) روپے حق مہر پر مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے ۹ دسمبر ۹۴ء کو پڑھا۔ اسی روز رخصتی کی تقریب بھی عمل میں آئی (اعانت-/۱۰۰)

★ مکرم شیخ عبدالکلیم صاحب ولد مکرم شیخ قمر علی صاحب ڈلبھرہ مرحوم ساکن کرڈاپلی کا نکاح امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب کرڈاپلی کے ساتھ بائیس ہزار پانچ صد پچاس روپے (-/۲۲۵۵۰) حق مہر پر مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے مسجد احمدیہ کرڈاپلی میں ۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ء کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ (اعانت بدر-/۱۰۰)

★ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد صاحب شبنم کا نکاح مکرم مالک احمد صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب گڈے یادگیر کے ساتھ مبلغ سات ہزار یکصد ننانوے روپے (-/۷۱۹۹) حق مہر پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۲۷ دسمبر ۹۴ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ (اعانت بدر-/۵۰ روپے)۔

★ عظمیٰ خاتون صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد آدم صاحب آف شاہجہانپور (یوپی) کا نکاح کلیم احمد صاحب کے ساتھ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۲۹ دسمبر ۹۴ء کو -/۶۰۵۱ روپے حق مہر پر قادیان میں پڑھا۔ (اعانت-/۲۵)۔

★ مکرم سید محسن علی صاحب ایم اے ابن مکرم سید شہامت علی صاحب درویش قادیان کا نکاح نسرین جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم [illegible] صدر خواتین احمدیہ انڈیمان نکوبار جزائر۔ پورٹ بلیئر کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے (-/۱۵۰۰۰) حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۴ جنوری ۹۵ء کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت-/۱۰)

★ مکرم ڈاکٹر طارق احمد خان صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب مرحوم درویش قادیان کا نکاح شہناز جبین صاحبہ بنت مکرم سید عبدالحفیظ صاحب آف خانپور ملکی بہار کے ساتھ اٹھارہ ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۱۶ جنوری ۹۵ء کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت بدر-/۳۰)۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۲۷ دسمبر ۹۴ء کو طیبہ الہ دین صاحبہ بنت مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مرحوم ساکن سکندر آباد کا نکاح مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ مہر دین صاحب نائب امیر صوبائی آندھرا ساکن سکندر آباد کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں اور مکرم نصیر الدین صاحب ابن مکرم قمر الدین صاحب دہلوی قادیان کا نکاح فہمیدہ فردوس صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب سندھی ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر ۴ جنوری ۱۹۹۵ء کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت-/۱۰)

★ مکرم شیخ عبدالسلام صاحب ابن مکرم شیخ عمر علی صاحب ساکن کوسمی (اڑیسہ) کا نکاح رحمت بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ پنچو خان صاحب مرحوم ساکن غنڈیچہ پاڑہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پانچ صد ایک (-/۱۰۵۰۱) روپے حق مہر پر ۳۰ نومبر ۹۴ء کو مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ (اعانت بدر-/۵۰) +

خلاصہ خطبہ جمعہ ...... بقیہ صفحہ اوّل

پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ حضور نے بالخصوص زبان سیکھنے کے پروگرام اور درس القرآن کلاس اسی طرح ہومیو پیتھی سکھانے کے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس محنت سے یہاں پروگرام تیار ہو رہے ہیں اتنی ہی محنت اور لگن سے جماعتوں کی طرف سے ان کا جواب نہیں مل رہا۔

حضور نے فرمایا میں نے کہا تھا کہ خطبات جمعہ مجالس سوال و جواب۔ قرآن مجید کی کلاس۔ زبانیں سکھانے کی کلاس، اسی طرح ہومیو پیتھی کلاس کے تراجم اپنی اپنی ملکی زبانوں میں کر کے بھجوائیں لیکن اکثر کی طرف سے ان امور پر تا حال تسلی بخش کام نہیں ہو سکے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ناروے اور ہالینڈ کی جماعتوں کی تعریف فرمائی کہ وہ بہت ہی محنت سے پروگراموں کے تراجم تیار کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا روحانی بارش تو برس رہی ہے۔ اب آپ اس روحانی زمین کی طرح بنیں جو اس فیض کو آگے دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا رمضان کے بعد یہ پروگرام شروع کئے جانے ہیں۔ وقت کم ہے اس لئے ہر پروگرام کے لئے الگ الگ ٹیم بنائیں۔ حضور نے امراء کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جن لوگوں کے سپرد کام کئے گئے ہیں اُن کا فوری جائزہ لیا جائے۔ جو کام نہیں کر سکتے اُن کی جگہ دوسروں کو مقرر کریں۔ اب ہم زیادہ عرصہ انتظار نہیں کر سکتے۔ پروگرام اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں اور پھر ساتھ کے ساتھ نئے پروگرام بھی نشر ہو رہے ہیں۔ ان سب کو کور (COVER) کرنے کے لئے بہت محنت اور دُعا کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگراموں کو ریکارڈ کریں اور جن جن جماعتوں میں ڈش انٹینا کی سہولت نہیں وہاں انہیں پہنچائیں۔ بلکہ وہاں بھی پہنچائیں جہاں ڈش انٹینا ہے کیونکہ ہر وقت ہر آدمی پروگرام نہیں سُن سکتا۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ وہ تمام علوم جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کی طرح نازل ہوئے انہیں پوری دُنیا میں پہنچایا جائے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کام شروع کر چکا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو اس سلسلے میں میں ہدایتیں دیتا ہوں وہ بظاہر یوں لگتا ہے کہ بعض ایسی زمینوں پر پڑی ہیں جن پر پانی پڑا اور بہہ گیا اور انہوں نے دوسروں کے لئے محفوظ بھی نہ رکھا۔ اور بعض ایسی زمینیں ہیں جو محفوظ رکھ لیتی ہیں لوگ فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ مگر وہ خود جیسا کہ کہا گیا ہے انتظامیہ نہ خود مستعدی سے عمل کرتی ہے اور نہ کرواتی ہے۔ اور بعض بڑی زرخیز زمینیں بھی ہیں۔ حضور نے فرمایا جماعت تو اللہ کے فضل سے ساری کی ساری زرخیز ہے۔ لیکن منتظمین میں سُستی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کام رُک جاتے ہیں۔ اور جب اس انتظامیہ کو بدلا جائے تو کام اللہ کے فضل سے بہتر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس انتظامیہ کو غفلت اور سُستی کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور نہایت مستعدی سے اس کام کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔

حضور نے اس سلسلہ میں مفصّل ہدایات سے نوازا۔ مکمل خطبہ چھپنے پر بالخصوص اس کو پڑھا جائے اسی طرح اسی ضمن میں حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ دسمبر اور ۲۳ دسمبر ۱۹۹۴ء میں بھی خصوصی ہدایات دی ہیں۔ احباب جماعت کو ان سب خطبات کا مطالعہ کر کے یا کیسٹس سُن کر فوری ان ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

ایک خط ایک تبصرہ

"ہفت روزہ بدر کے جلسہ سالانہ خاص نمبر پر آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ خاص نمبر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور تعلیمی میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم اور پائیدار خدمات کے سلسلہ میں یہ خاص نمبر ایک اہم دستاویز ہے۔ اس کے مضامین پڑھنے کے ساتھ ساتھ میرے قابلِ احترام بزرگ اساتذہ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری۔ محترم ماسٹر نثار محمد صاحب وغیرہم کی یاد بہت تازہ ہو گئی۔ اُن کے ساتھ میرے اور میرے ساتھ اُن کے بہت سارے تعلقات ذہن میں اُبھر کر آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ اور ان کے حق میں دل کی گہرائی سے دُعائیں نکلنے لگیں۔ اس کا محرک آپ کا بدر ہُوا جزاکم اللہ۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ کا جو تذکرہ فرمایا تھا اس میں خاکسار کا نام رہ گیا ہے۔ حالانکہ جب میں نے ۱۹۶۱ء میں مولوی فاضل کا امتحان دیا اُس وقت سے لے کر اگست ۱۹۶۲ء تک قریباً ۱½ سال مدرسہ احمدیہ میں میں نے بطور مدرس خدماتِ دین کی تھیں۔ ان دنوں مکرم مولوی عبد المنان صاحب میرے ساتھ پڑھایا کرتے تھے۔

— خاکسار نے قبل ازیں آپ کی خدمت میں ایک رپورٹ بغرض اشاعت بھیجدی تھی اس میں حکومتِ ہند کی طرف سے جماعتِ اسلامی کی ضخیم کتاب اسلام انسائیکلو پیڈیا کی اطلاع تھی۔ اس کتاب میں قادیانزم کے زیرِ عنوان ایک زہریلا مضمون شائع ہُوا تھا۔ اس پر احتجاج کرتے ہوئے خاکسار نے اس کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ہر ممبر کو خط لکھا تھا۔ اس کے جواب میں تین ممبروں نے معافی مانگتے ہوئے مجھے خط لکھے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک مضمون آپ کو بھیجا تھا۔ آپ نے اسے شائع کیا تھا۔ اب حکومت نے اس کتاب کی ضبطی کا حکم اس بناء پر جاری کیا ہے کہ اس میں شائع شدہ دنیا کے نقشہ میں سارے جموں کشمیر کو پاکستان کا حصہ قرار دیا تھا۔ دوسری وجہ مذہبی تعصب پر مشتمل مضمون تھا (یہ ہمارے متعلق مضمون تھا) میں نے اس ضبطی کے بارے میں آپ کو ایک رپورٹ بھیجدی تھی۔ اُمید ہے کہ آپ ضرور شائع کریں گے۔

باقی آپ کے ایڈیٹوریل اور دیگر قلمی خدمات کا میں ہمیشہ معترف رہا ہوں۔ خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

جواب کا منتظر :- (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

★— محترم مولانا صاحب! بدر کا تعلیم نمبر آپ کو پسند آیا اور آپ کی پرانی یادوں کو تازہ کرنے کا موجب ہُوا۔ الحمد للہ۔ جزاکم اللہ۔

آپ کا نام اساتذہ مدرسہ احمدیہ میں سہواً چھوٹ گیا تھا۔ اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اب آپ کے ہی اس خط کے ذریعہ ریکارڈ میں آجائے گا۔ جس مضمون کا آپ نے اپنے خط میں ذکر فرمایا ہے وہ بدر کی ۱۹ جنوری کی اشاعت میں آخری صفحہ پر آپ دیکھ چکے ہوں گے۔ بھرپور تبصرہ اور حوصلہ افزائی کے لئے ہم آپ کے ممنون ہیں۔

اداریہ — بقیہ صفحہ (۲)

اپنی جانوں کے نذرانے دیتے رہیں گے؟ خدا جانے کب تک معصوموں کے خون کی ہولی کھیلی جائے گی؟؟ ہم سے پوچھیں تو آخری بات یہی ہے کہ اگر انہوں نے مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی آواز پر کان دھرا ہوتا، ان کے بیان فرمودہ دہشت گردی اور جہاد کے مفہوم کو سمجھا ہوتا تو آج مسلم قوم اس قدر تباہی و بربادی کا منہ نہ دیکھتی۔ اس وقت یہ مُلّاں آپؑ کو جہاد کا منکر قرار دے کر کافر کافر کہتے رہے۔ اور آپؑ نہایت نرمی، ملائمت اور پیار سے انہیں بلاتے رہے کہ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ؎ ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

— اب بھی وقت ہے ٹھہر کر، سمجھ کر اور دل کی گہرائیوں میں اُتار کر ہمدردی و محبت کے روحانی پردوں میں لپٹی ہوئی اس آسمانی آواز کو غور سے سُنو! وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

C.K. ALAVI — RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339. (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

FOR DOLLO SUPREME CTC TEA

IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES.

CONTACT:- TAAS & CO.

P.48 PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

PHONE. 263287, 279302.

طالبِ دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.

19 A. JAWAHAR LAL NAHRU ROAD. CALCUTTA-700081.

یہ سیلابِ حق ہے رُکے گا نہ روکے !

سرِ شیطنت تاکہ جب انسان پہنچا ثریا پہ اُٹھ کے جب ایمان پہنچا
درِ حق پہ باطل نے یلغار بولی سرِ عرش جب شورِ ہذیان پہنچا
اُٹھے تب غلام احمدِ قادیانی
انہیں دینِ حق کی ملی پاسبانی

مثیلِ مسیحا، بُروزِ محمدؐ نقیبِ سُخن و رموزِ محمدؐ
شبیہِ منور بہ نورِ الٰہی دلِ خاک تہ زِ سوزِ محمدؐ
شب و روز سرشارِ جامِ محمدؐ
شہِ قادیانی غلامِ محمدؐ

نئے طور سے عظمتِ دین رکھی کہ ہر لفظ میں وجہِ تسکین لکھی
وحی پا کے لکھی وحی کی حقیقت بہ اذنِ الٰہی براہین رکھی
اماں بن گئے کشتیٔ نوحؑ بن کر
کہ مُردوں میں جاں ڈال دی رُوح بن کر

قیامت اُٹھائی مگر مولوی نے ہوئے زینتِ طاقِ نسیاں قرینے
ہر اک سمت سے سیلِ بُہتان آیا دکھائے کئی رُوپ تہمت گری نے
خدا نے لگایا تھا لیکن یہ پودا !
حریفوں کا سودا تھا ذلت کا سودا

نگہدار مہدیؑ کا تھا ربِّ جانی قدم بوس اُن کی رہی کامرانی
کبھی کانپ اُٹھی زمیں زلزلوں سے کبھی نجم کے بن کے نشاں آسمانی!
گواہی کو گہنائے شمس و قمر بھی
شجر بھی رہا سبز، شیریں ثمر بھی

نہ مُلّا نے چھوڑی مگر حیلہ بازی نہ مفتی نے بدلی رہِ کُفر سازی
اِدھر حق پرستوں کی عاجز دُعائیں اُدھر فتنہ بازوں کی فتنہ طرازی
اِدھر بختِ مظلوم میں بامُرادی
اُدھر دستِ ظالم مظالم کا عادی

کبھی شعلہ سامانِ احرار اُٹھے کبھی سن ترپن ۵۳ کے آزار اُٹھے
مگر عزمِ محمودؓ تھا عزمِ محکم نیا جوش لے کے وہ ہر بار اُٹھے
غلاموں میں زندہ تھا جذبِ ایازی
رہی بختِ محمودؓ میں سرفرازی

بہت آزمایا بہر طور ہر پل نئے دُکھ تراشے بہر دَور ہر پل
وہ کچھ اَور بگڑے بہر نامُرادی سنورتے گئے ہم بہر جَور ہر پل
بہ ہر خار رنگین تر سوئے منزل
بہر خم قدم تیز تر سوئے منزل

غرض جب وہ نکلے ہمیں آزمانے ہمیں بڑھ کے تھاما ہے دستِ خُدا نے
وہ فطرت سے مجبور ہم اپنے دِل سے نہ وہ باز آئے نہ ہم ہار ماننے
بھلا کب رُکے ہیں غُلامانِ مہدی
جو دِل کو لگی وہ زباں سے بھی کہدی

وہ اب بھی بضد ہیں ہم ایمان چھوڑیں تُلے ہیں کہ ربانی فرمان چھوڑیں
کہ سینوں سے اپنے کُھرچ ڈالیں کلمہ مُصر ہیں کہ ہم عشقِ قرآن چھوڑیں
نہ کام آئے گی اب بھی شعلہ فشانی
کہ ہر آگ ہوجائے گی پانی پانی !

نہ چھوڑی نہ چھوڑیں گے ہم حق پرستی مٹائے نہ مِٹ پائے گی اپنی ہستی
ہوئی ثبت مُہرِ خدا جن دلوں پر نہ مانیں گے شیطان کی بالا دستی
گزر جائے گا آتش و خوں سے ہو کے
یہ سیلابِ حق ہے رُکے گا نہ روکے

صابر صدیقی ۔ رُڑکی

امتحان دینی نصاب برائے سال ۹۶ - ۱۹۹۵ء

جملہ مبلغین معلمین اور تینوں انجمنوں کے کارکنان درجہ اول ۔ دوم و سوم کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دینی نصاب کا امتحان ۳۰ر اپریل کو نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام ہوگا ۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے :-

ا ۔ برائے مبلغین کرام :- فتح اسلام ۔ توضیح مرام (تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ب ۔ " معلمین کرام :- شہادت القرآن " " " " " " " "

ج ۔ " کارکنان درجہ اول ۔ دوم ، سوم :- (۱) ۔ قرآن کریم بامحاورہ ترجمہ پندرھواں پارہ نصف آخر (۲) ۔ علم الکلام : دینی معلومات کا بنیادی نصاب مکمل ۔ (مرتبہ مکرم حبیب اللہ خان صاحب مطبوعہ منجانب مجلس انصار اللہ) — (۳) ۔ انٹرویو :- تلاوت قرآن مجید ۔ نماز جنازہ کی دعا ۔ نماز باترجمہ ۔ اذان کے بعد کی دُعا ۔ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعا ۔ دعائے قنوت ۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے تین تین دلائل ۔ خلفائے احمدیت کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وزیرِ اعلیٰ ہماچل پردیش راجہ ویر بھدر سنگھ کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

یکم فروری کو وزیرِ اعلیٰ ہماچل ضلع کانگڑہ کے گاؤں منڈمیانی تشریف لائے ۔ اس گاؤں میں کافی تعداد میں گوجر مسلم آبادی ہے ۔ گوجر آبادی نے وزیرِ اعلیٰ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس میں جماعت کے افراد کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی ۔ چنانچہ قادیان سے مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر ۔ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم ۔ مکرم رحم علی صاحب گوجر معلم وقفِ جدید اور مکرم شیر علی صاحب گوجر اور خاکسار اس پروگرام میں شرکت کے لئے گئے ۔

وزیرِ اعلیٰ راجہ ویر بھدر سنگھ ٹھیک بارہ بجے تشریف لائے ۔ جماعت کے وفد نے گلپوشی کے ذریعہ آپ کا استقبال کیا ۔ اور جلسہ کے اختتام پر سٹیج پر آپ کی خدمت میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ اور "پیغام صلح" کا ہندی ترجمہ پیش کیا گیا ۔ محترم موصوف نے نہایت خوشی اور ممنونیت کے جذبہ سے لٹریچر قبول کیا ۔ اس موقعہ پر منڈمیانی علاقہ کے گوجروں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ۔ کثیر تعداد میں صحافی اور اخباری نمائندے بھی اس پروگرام میں شامل تھے ۔ مکرم ایڈیٹر صاحب بدر نے پریس گیلری میں ہی اُن سے تبلیغی گفتگو کی اور اُنہیں احمدی اور غیر احمدی کا فرق اسی طرح پاکستان میں جماعت احمدیہ کے حالات کے متعلق تفصیل سے بتایا ۔ اخباری نمائندوں نے اپنے اپنے اخبارات میں اس تفصیل کو دینے کا وعدہ کیا چنانچہ بعد میں اس علاقہ کے ایک سابق ایم ۔ ایل ۔ اے ۔ کے بیٹے ایک اخباری رپورٹر کی تحریک پر قادیان بھی آئے ۔

(ڈاکٹر دلاور خان ۔ قادیان)

لائبریریوں کے ایڈریس مطلوب ہیں !

امراء ۔ صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جائزہ لیکر کالجوں و پبلک لائبریریوں کے ایڈریس بھجوائیں تاکہ اُن کے نام اخبار بدر جاری کروایا جا سکے ۔ امریکہ کے ایک مخلص دوست کی خواہش ہے کہ اُن کے خرچ پر لائبریریوں کے نام اخبار بدر جاری کروائے جائیں ۔ اس امر کا خیال رہے کہ ایسی مقامات کے ایڈریسز بھجوائیں جہاں لوگ اُردو / ہندی سے کماحقہ فائدہ اُٹھا سکتے ہوں ۔

منیجر ہفت روزہ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء رجسٹرڈ نمبر پی آر / جی ڈی پی - ۲۳
۲ مارچ